SUN.4.May.2025
VOLUME:20 NO:109
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 4/مئی 2025
جلد:20 شمارہ: 109
5/ذی العقدہ 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KANGAN JEWELLERS
کنگن جویلرس
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

ذات پر مبنی مردم شماری: 'ہندوستان ترقی نہیں کر سکتا اگر اسکے 90 فیصد لوگوں کو نظر انداز کیا جائے': راہل گاندھی

نئی دہلی:3 /مئی (ایجنسیز) مرکزی حکومت کے ذریعہ ذات پر مبنی مردم شماری کرانے کے فیصلے پر کانگریس کے سرکردہ لیڈران لگاتار اپنی خوشی ظاہر کر رہے ہیں۔ مرکز کے اس فیصلے کو خاص طور سے کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کی جیت قرار دیا جا رہا ہے۔ راہل گاندھی نے بھی اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے بیانات میں اسے وقت کی ضرورت قرار دیا ہے۔ آج ایک بار پھر انھوں نے اس معاملے میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ''ذات پر مبنی مردم شماری (ملک کی) ترقی کے ایک نئے نمونے کی طرف پہلا قدم ہے۔'' لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر یہ تبصرہ کیا ہے۔ انھوں نے اس پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''بی جے پی نے ذات پر مبنی مردم شماری کو تقسیم قرار دیا۔ میں نے اسے حقیقت سے روشناس کرانے والا بتایا تھا۔'' وہ مزید لکھتے ہیں کہ ''برسوں تک ہم نے اس (ذات پر مبنی مردم شماری) کے لیے جدوجہد کی۔ یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان ترقی نہیں کر سکتا اگر اس کے 90 فیصد لوگوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ آج وزیر اعظم اور حکومت بالآخر عوام کی مرضی سننے پر مجبور ہوئے۔'' دوسری طرف کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے ہفتہ کے روز کرناٹک کے کلبرگی میں ذات پر مبنی مردم شماری سے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ''میں نے اس ذات پر مبنی مردم شماری کے بارے میں 2 سال قبل خط لکھا تھا، جس کی کاپی میں نے میڈیا کو بھی دی تھی۔ جب راہل گاندھی اور کانگریس کے دوسرے لیڈران ذات پر مبنی مردم شماری کا مطالبہ کر رہے تھے، تب کئی مرکزی وزیر کہہ رہے تھے کہ کانگریس سماج کو توڑنا چاہتی ہے، تفریق پھیلانا چاہتی ہے۔ لیکن اب انھوں نے یہ بات مان لی ہے۔'' انھوں نے یہ بھی کہا کہ ''مجھے نہیں معلوم کہ اس کے پیچھے ان کا (حکومت کا) کیا مقصد ہے؟ لیکن مجھے خوشی ہے کہ ہمارا مطالبہ پورا ہو گیا ہے۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ ذات پر مبنی مردم شماری مناسب طریقے سے ہو اور سماج کے سبھی طبقات کے صحیح نمبرات ہر طرح سے سامنے آئیں، تاکہ ہر طبقہ کے لیے مناسب منصوبہ بنایا جا سکے۔''

'دہشت پھیلانے والے ناکام ہو گئے'

فاروق عبداللہ نے پہلگام میں سیاحوں کی بھیڑ دیکھ کر کیا اظہارِ خوشی

پہلگام:3 /مئی (ایجنسیز) نیشنل کانفرنس کے صدر اور جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ ہفتہ کے روز پہلگام پہنچے۔ اس دوران انہوں نے سیلفی پوائنٹ پر کچھ سیاحوں سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ تصویریں بھی بنائیں۔ اس موقع پر انہوں نے فخریہ انداز میں کہا کہ ''دہشت گردانہ حملے کے بعد سیاحوں کا یہاں آنا دل خوش کر دینے والی بات ہے۔ جو لوگ ان کے اندر دہشت پھیلانا چاہتے تھے وہ ناکام ہو گئے۔'' نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے فاروق عبداللہ نے کہا کہ سیاحوں کی بھیڑ اس بات کا ثبوت ہے کہ لوگ ڈرے ہوئے نہیں ہیں، جو لوگ ڈر پھیلانا چاہتے تھے ان کی شکست فاش ہوئی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''آج یہ ثابت ہو گیا کہ ہم ڈرنے والے نہیں ہیں، بزدلانہ حرکت کرنے والے اپنے ناپاک منصوبے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جموں و کشمیر کی سرزمین اب بھی امن، خوبصورتی اور بھائی چارے کی بہترین مثال ہے۔'' فاروق عبداللہ نے کشمیر کے حوالے سے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ ''کشمیر ہندوستان کا حصہ تھا اور رہے گا۔ لوگ چاہتے ہیں کہ کشمیر سے دہشت گردی کا خاتمہ ہو۔ دہشت گردی کو دیکھتے ہوئے ہمیں 35 سال ہو گئے ہیں، ہم ترقی چاہتے ہیں، ہم آگے بڑھنا چاہتے ہیں، ہم ایک دن ضرور سپر پاور بنیں گے۔'' فاروق عبداللہ پہلگام دہشت گردانہ حملے میں جاں بحق ہونے والے سید عادل حسین شاہ کے گھر بھی گئے۔ وہاں انہوں نے متوفی کے اہل خانہ سے ملاقات کی اور حادثے پر افسوس کا اظہار کیا۔ اس موقع پر سابق وزیر اعلیٰ نے دہشت گردوں کے بزدلانہ عمل کی سخت الفاظ میں مذمت کی اور کہا کہ جن لوگوں نے اس کو انجام دیا ہے انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔ جہنم کے دروازے ان کے لیے کھلے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہم لوگ دہشت گردی سے تھک گئے ہیں، وزیر اعظم نریندر مودی جو بھی اقدام کریں گے ہم ان کے ساتھ ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف سخت سے سخت کارروائی ہونی چاہیے۔

ہماچل پردیش: سنجولی مسجد کی سبھی منزلیں توڑنے کا عدالت کا فیصلہ

وقف بورڈ مالکانہ حقوق کے کاغذات پیش کرنے میں ناکام

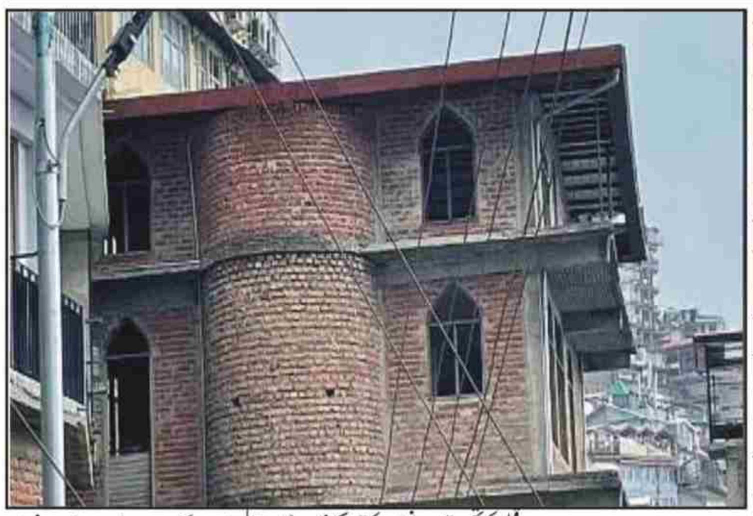

شملہ: 3/مئی (ایجنسیز) ہماچل پردیش کے شملہ واقع سنجولی مسجد کی سبھی منزلیں توڑنے کا فیصلہ مقامی عدالت نے سنایا ہے۔ یہ فیصلہ وقف بورڈ اور مسجد انتظامیہ کے لیے شدید دھچکا ہے۔ سنجولی مسجد تنازعہ پر آج شملہ میونسپل کارپوریشن کمشنر کورٹ میں سماعت ہوئی۔ وقف بورڈ کے ذریعہ مسجد سے متعلق ضروری دستاویزات پیش نہیں کیے جانے پر میونسپل کارپوریشن کمشنر نے مسجد کی باقی بچی نچلی 2 منزلوں کو بھی توڑنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ اوپری منزلوں کو پہلے ہی توڑنے کا حکم دے دیا گیا تھا، جس پر مسجد انتظامیہ نے خود ہی انہدامی کارروائی شروع بھی کر دی تھی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وقف بورڈ کو آج مسجد کی زمین پر مالکانہ حق کے کاغذات عدالت میں پیش کرنے سمیت مسجد کا نقشہ بھی عدالت کو دینا تھا۔ لیکن وقف کے وکیل نہ تو درست کاغذات عدالت کے سامنے پیش کر پائے، نہ ہی مضبوطی کے ساتھ اپنی بات ہی رکھ پائے۔ وقف بورڈ کے وکیل نے کہا کہ اس جگہ مسجد 1947 سے قبل تھی، جس کو توڑ کر نئی مسجد تعمیر کی گئی۔ اس معاملے میں سنجولی لوکل ریزیڈنٹ کے وکیل جگت پال نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن کورٹ نے سوال کیا کہ اگر مسجد 1947 سے قبل کی تھی، تو پرانی مسجد کو توڑ کر نئی بنانے کے لیے میونسپل کارپوریشن سے نقشہ سمیت دیگر ضروری اجازت کیوں نہیں لی گئی۔ عدالت نے کہا کہ اصولوں کو طاق پر رکھ کر پوری مسجد تعمیر کر لی گئی۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک چلی بحث کے بعد عدالت نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا۔ بعد ازاں دوپہر تقریباً ایک بجے میونسپل کارپوریشن کمشنر بھوپندر اتری نے اپنا فیصلہ سنایا، جس میں صاف طور پر کہا کہ پوری مسجد ناجائز ہے اور اسے منہدم کیا جانا چاہیے۔

'راکیش ٹکیت پر حملہ کرنے والے دہشت گرد سے کم نہیں'

مہا پنچایت میں رکن پارلیمنٹ اقرا حسن کا جذباتی خطاب

مظفر نگر:3 /مئی (ایجنسیز) گزشتہ روز معروف کسان لیڈر راکیش ٹکیت پر ہوئے حملہ کے خلاف آج مظفر نگر واقع سسولی کے جی آئی سی میدان میں 'کسان-مزدور سمان بچاؤ' مہا پنچایت بلائی گئی تھی، جس میں لوگوں کی زبردست بھیڑ شریک ہوئی۔ اس مہا پنچایت میں رکن پارلیمنٹ اقرا حسن بھی موجود تھیں اور اپنے خطاب کے دوران انھوں نے راکیش ٹکیت پر حملہ کرنے والوں کو دہشت گرد قرار دیا۔ سماجوادی پارٹی رکن پارلیمنٹ اقرا حسن نے راکیش ٹکیت اور دیگر کسان لیڈران کی موجودگی میں مہا پنچایت سے خطاب کرتے ہوئے جذباتی انداز میں کہا کہ ''بھارتیہ کسان یونین کے ترجمان راکیش ٹکیت پر حملہ کرنے والے بھی دہشت گرد سے کم نہیں ہیں۔ کل کا واقعہ بے حد قابل مذمت ہے۔'' وہ مزید کہتی ہیں کہ ''اس ملک میں ہر شخص دہشت گردی کے خلاف ہے۔ پہلگام میں جو ہوا، ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں، اور دہشت گردوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لیکن 'آکروش ریلی' میں کوئی جاتا ہے تو حمایت کرنے جاتا ہے۔ راکیش ٹکیت نے اپنے لیے کام نہیں کیا، بلکہ دوسروں کے حق کی لڑائی لڑی۔ وہ ہر جگہ سب سے پہلے پہنچتے ہیں، ہمیں ان کا احترام کرنا چاہیے۔'' اس مہا پنچایت میں جھبریڑا سے کانگریس رکن اسمبلی ویریندر کمار اور بڑھانہ سے آر ایل ڈی رکن اسمبلی راجپال بالیان نے بھی شرکت کی۔ راجپال بالیان نے بھی اپنے خطاب میں راکیش ٹکیت پر ہوئے حملہ کی سخت تنقید کی اور قصورواروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ بھی کیا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ''دہشت گردوں کا علاج ہونا چاہیے۔ حکومت کو کارروائی کرنی چاہیے۔'' اس موقع پر سماجوادی پارٹی رکن اسمبلی اتل پردھان نے کہا کہ ''جو پگڑی کل اچھالی گئی، وہ راکیش ٹکیت کی نہیں، کسانوں کی ہے۔ بھائی چارے کی پگڑی ہے۔

دہشت گردوں اور ان کے مددگاروں کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑا جائے گا: مودی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے پہلگام دہشت گرد حملے کے حوالے سے ایک مضبوط موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان دہشت گردی کے خلاف کوئی بھی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ ہفتہ کو انہوں نے انگولا کے صدر جوآؤ مانیول گونکالویس لورینکو کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں اس عزم کا اظہار کیا۔ مودی نے کہا کہ دہشت گردوں کی مدد کرنے والوں کو کسی بھی قیمت پر نہیں چھوڑا جائے گا اور ان کے خلاف سخت اور فیصلہ کن کارروائیاں کی جائیں گی۔ وزیر اعظم مودی نے دہشت گردی کو انسانیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان دہشت گردوں اور ان کے معاونین کے خلاف کڑی کارروائیوں کے لئے پرعزم ہے۔ انہوں نے اس بات کا شکریہ ادا کیا کہ انگولا نے سرحد پار دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کی لڑائی میں اپنے تعاون کا وعدہ کیا ہے۔ یہ باتیں اس وقت ہو رہی تھیں جب انگولا کے صدر نے 38 برس بعد بھارت کا دورہ کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ انگولا کے صدر کی اس تاریخی ملاقات سے نہ صرف بھارت اور انگولا کے تعلقات کو نئی سمت ملی ہے بلکہ اس سے بھارت اور افریقہ کی شراکت داری کو بھی مزید تقویت حاصل ہو رہی ہے۔

حکومت قبائلی طبقات کی فلاح کو ترجیح دے

پرینکا گاندھی نے دیہی ترقی کے وزیر شیوراج چوہان کو لکھا خط

نئی دہلی:3 /مئی (ایجنسیز) موائناڈ سے کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی اپنے پارلیمانی حلقہ میں موجود مسائل کو لگاتار سمجھنے اور اس کو سلجھانے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ اس ضمن میں انھوں نے آج مرکزی وزیر برائے دیہی ترقی شیوراج سنگھ چوہان کو ایک خط لکھا ہے۔ اس خط میں انھوں نے وائناڈ کے قبائلی طبقات کے سامنے درپیش چیلنجز و مسائل کا تذکرہ کیا ہے اور گزارش کی ہے کہ حکومت اس طرف اپنی توجہ دے۔ اپنے خط میں پرینکا گاندھی نے 'پردھان منتری گرام سڑک یوجنا-IV' (پی ایم جی ایس وائی-IV) کے تحت وائناڈ میں 3200 سے زائد قبائلی بستیوں کو کنیکٹیویٹی یعنی سڑک سے جوڑنے کی فوری ضرورت پر زور دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ 'پی ایم جی ایس وائی-IV' منصوبہ مطلوبہ ضلعوں میں قبائلی اکثریتی گاؤں کے لیے سڑک رابطہ کو ترجیح دیتا ہے اور اس کی اہلیت کے لیے موجودہ پیمانہ 'کم از کم 500 کی آبادی اور 50 فیصد سے زیادہ درج فہرست قبائل' ہے۔ یہ پیمانہ وائناڈ کی بیشتر قبائلی بستیوں کو نااہل بنا دیتی ہے۔ اس معاملے میں پرینکا گاندھی نے مرکزی حکومت سے کچھ نرمی کا مظاہرہ کرنے کی پرخلوص گزارش کی ہے۔ پرینکا گاندھی نے شیوراج سنگھ چوہان کو لکھے خط میں وائناڈ کے قبائلی طبقات کے سامنے درپیش سماجی و معاشی چیلنجز کا تذکرہ کرتے ہوئے حکومت سے رخنہ انداز بن رہے پیمانوں میں ڈھیل دینے کی درخواست کی ہے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قبائلی بستیوں کو سڑک سے جوڑنا صرف ایک بنیادی ڈھانچہ پر مبنی ضرورت نہیں ہے، بلکہ ایک لائف لائن کی طرح ہے۔ یہ قدم طبی خدمات، تعلیم و روزگار تک آسان رسائی کے لیے بہت ضروری ہے۔ ساتھ ہی یہ قدم حاشیہ پر پڑے طبقات کے ذریعہ برداشت کیے جا رہے نفسیاتی علیحدگی کو بھی کم کرنے والا ثابت ہوگا۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے اپنے خط کے ذریعہ وائناڈ کے قبائلی طبقات کے مسائل کو ہی سامنے نہیں رکھا ہے، بلکہ حکومت کے سامنے اس کے حل کی ترکیب بھی پیش کر دی ہے۔ پرینکا گاندھی نے بتایا ہے کہ ان طبقات کی فلاح کو ترجیح دینا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ان کے درمیان موجود دوری کو ختم کرے اور ہمارے ملک کے دور دراز گوشوں تک یکساں ترقی کے وعدے کو آگے بڑھائے۔

چوتھی سہ ماہی میں ایس بی آئی کے منافع میں تقریباً 10 فیصد کی گراوٹ

ممبئی:/3 مئی) ایجنسیز) ملک کے سب سے بڑے تجارتی بینک، اسٹیٹ بینک آف انڈیا (ایس بی آئی) کو مالی سال 2024-25 کی آخری سہ ماہی میں خالص منافع میں 10 فیصد کے قریب کمی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بینک نے ہفتہ کو بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ کے بعد جاری مالیاتی نتائج میں بتایا کہ مارچ 2025 کو ختم ہونے والی چوتھی سہ ماہی میں اس کا خالص منافع 18643 کروڑ روپے رہا، جو پچھلے مالی سال کی اسی مدت میں حاصل کیے گئے 20698 کروڑ روپے کے منافع کے مقابلے 9.93 فیصد کم ہے۔ اگرچہ سہ ماہی منافع میں کمی آئی ہے لیکن پورے مالی سال کے نتائج بینک کے لیے حوصلہ افزا ثابت ہوئے ہیں۔ بینک نے مالی سال 2024-25 کے دوران مجموعی طور پر 70901 کروڑ روپے کا خالص منافع کمایا، جو گزشتہ مالی سال کے 61077 کروڑ روپے کے مقابلے میں 16.08 فیصد زیادہ ہے۔ بینک نے کہا کہ اس کی خالص سودی آمدنی مارچ 2025 کو ختم ہونے والی چوتھی سہ ماہی میں 42775 کروڑ روپے رہی، جو گزشتہ مالی سال کی اسی سہ ماہی میں حاصل ہونے والی 41655 کروڑ روپے کی آمدنی سے 2.69 فیصد زیادہ ہے۔

مودی-شاہ مجھے موقع دیں، 'میں فدائین بن کر پاکستان پر حملہ کروں گا'

کرناٹک کے وزیر ضمیر احمد کا بیان وائرل

بنگلورو:3 /مئی (ایجنسیز) پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے بعد ہندوستان میں پاکستان کے تئیں زبردست ناراضگی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اس درمیان کرناٹک کے وزیر برائے رہائش و اقلیتی فلاح بی زیڈ ضمیر احمد خان نے ایک ایسا بیان دیا ہے، جو سوشل میڈیا پر تیزی کے ساتھ وائرل ہو رہا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ اگر وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ انھیں اجازت دیں تو وہ پڑوسی ملک (پاکستان) سے جنگ کے لیے خود ہی فدائین حملہ آور بن کر جانے کو تیار ہیں۔ یہ بیان ضمیر احمد خان نے ایک پریس کانفرنس کے دوران دیا ہے۔ وائرل ہو رہی ویڈیو میں کرناٹک حکومت کے وزیر ضمیر احمد خان کہتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں کہ ''پاکستان ہمیشہ سے ہی ہندوستان کا دشمن رہا ہے۔ ایسے غمناک (پہلگام حملہ) موقع پر اگر وزیر اعظم مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ مجھے موقع دیں، تو میں خود سرحد پر جا کر جنگ کرنے کے لیے تیار ہوں۔'' وہ واضح لفظوں میں یہ بھی کہتے ہیں کہ ''مودی-شاہ مجھے خودکش بم دیں، میں باندھ کر پاکستان جاؤں گا اور حملہ کروں گا۔'' ضمیر احمد خان نے پاکستان کے تئیں اپنی شدید ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہندوستان کے ساتھ دشمنی والا رویہ اختیار کرتا ہے، اور ایسی صورت میں اپنی جان قربان کرنے سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''ملک کے لیے میں اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہوں۔ مرکزی حکومت اس معاملے میں نتیجہ خیز کارروائی کرے۔'' جب یہ بیان ضمیر احمد خان دے رہے تھے، تو وہاں موجود کچھ لوگ ہنستے ہوئے دکھائی دیے۔ یہ دیکھ کر ضمیر احمد خان نے کہا کہ ''میں یہ مذاق نہیں کر رہا ہوں، یا اسے مذاقیہ انداز میں نہیں کہہ رہا ہوں۔ میں اس معاملے پر بہت سنجیدہ ہوں۔'' ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی کہا کہ دہشت گردی کا سامنا کرنے کے لیے ہر ہندوستان کو متحد ہونا چاہیے۔

مسافروں کی سمجھ داری سے دہلی-ہاوڑہ پوروا ایکسپریس

خوفناک حادثہ کا شکار ہوتے ہوتے بچی

چندولی: 3 /مئی (ایجنسیز) اتر پردیش کے چندولی میں پوروا ٹرین میں آگ لگنے کا واقعہ سامنے آیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ نئی دہلی سے ہاوڑہ جا رہی پوروا ایکسپریس کے پارسل بوگی کا بریک پیڈ جام ہونے کی وجہ سے بوگی کے نیچے آگ لگ گئی۔ مسافرین نے ٹرین سے اچانک اٹھنے والے دھوئیں کی جانکاری ریلوے کنٹرول کو دی۔ اس کے بعد فوری طور پر ٹرین کو چندولی کے مجھوار اسٹیشن پر روکا گیا۔ ٹرین کے عملہ نے فوری طور پر آگ پر قابو پا کر ٹرین کو بحفاظت منزل مقصود کے لیے روانہ کر دیا اور اس طرح مسافرین کی سمجھ داری کی وجہ سے ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق ٹرین کو جیسے ہی چندولی کے مجھوار اسٹیشن کے پاس روکا گیا، مسافرین گھبرا کر ٹرین سے نیچے اتر گئے۔ جی آر پی نے کافی محنت و مشقت کے بعد آگ بجھانے کے آلات کی مدد سے آگ پر قابو پایا۔ اس کے بعد ریلوے ملازمین، افسران اور مسافرین نے راحت کی سانس لی، کیونکہ ایک بڑا حادثہ وقت رہتے ٹل گیا۔ آگ پر قابو پا لینے کے بعد دوبارہ میکانیکل جانچ کرنے کے بعد ہی ٹرین کو اس کی منزل کی طرف روانہ کیا گیا۔ اس واقعہ کی وجہ سے ٹرین کو کچھ وقفے کے لیے مجھوار اسٹیشن پر روکنا پڑا۔ محکمہ ریلوے نے اس واقعہ کی مختلف زاویے سے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ یہ پہلا واقعہ نہیں ہے جب پوروا ایکسپریس حادثے کا شکار ہوا۔ 20 اپریل 2019 کو اتر پردیش میں کانپور کے قریب علی الصبح ٹرین کی 12 بوگیاں پٹری سے اتر گئیں تھیں، جس میں کم از کم 15 افراد زخمی ہو گئے تھے، لیکن کوئی جانی نقصان نہیں ہوا تھا۔ اس سلسلے میں جب ریلوے حکام سے رابطہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ پوروا ٹرین میں ملک میں ہی تیار کردہ جدید ترین لنک ہوف مین بُش (ایل ایچ بی) بوگیاں لگائی گئی ہیں جو کہ مضبوط اسٹینلیس اسٹیل کی بنی ہوتی ہیں، کافی ہلکی ہوتی ہیں اور ٹرینوں کے پٹری سے اترنے یا ٹکر ہونے کی صورت میں بھی یہ بوگیاں ایک دوسرے کے اوپر نہیں چڑھتی ہیں۔ اسی خاصیت کی وجہ سے ایک بڑا حادثہ اُس وقت بھی ٹل گیا تھا۔

پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے بعد پہلی بار دہلی میں

وزیر اعظم مودی سے عمر عبداللہ کی ملاقات، موجودہ حالات پر تبادلۂ خیال

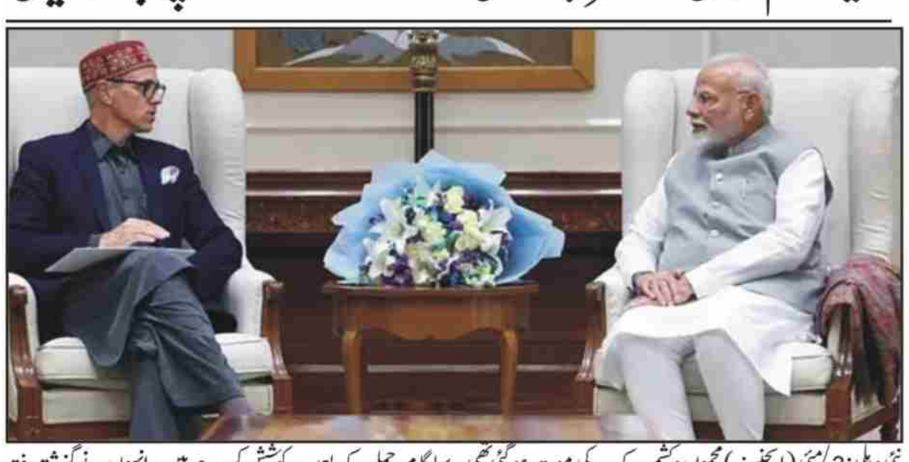

نئی دہلی:3 /مئی (ایجنسیز) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ہفتہ کو دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران پہلگام دہشت گردانہ حملے کے ساتھ ساتھ مختلف امور پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ وزیر اعظم کی سرکاری رہائش گاہ پر دونوں لیڈران کے درمیان تقریباً آدھے گھنٹے تک میٹنگ چلی۔ پہلگام میں 22 اپریل کو سیاحوں پر ہوئے دہشت گردانہ حملے کے بعد عمر عبداللہ اور نریندر مودی کے درمیان یہ پہلی ملاقات ہے۔ اس حملہ میں 26 لوگوں کی موت ہو گئی تھی۔ پہلگام حملے کے بعد نریندر مودی اور عمر عبداللہ کی میٹنگ کافی اہم مانی جا رہی ہے، کیونکہ دہشت گردانہ حملہ کے بعد ہندوستان نے پاکستان کے خلاف کئی سخت اقدام اٹھائے ہیں۔ ان میں سندھ آبی معاہدہ کی معطلی اور اٹاری میں انٹیگریٹیڈ چیک پوسٹ بند کرنے کے ساتھ ساتھ ہندوستان میں موجود پاکستانی شہریوں کو ملک چھوڑنے کا حکم بھی شامل ہے۔ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد سے ہی جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ وادی کے حالات کو معمول پر لانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ ہفتہ کہا تھا کہ ان کی حکومت دہشت گردی کے خلاف لوگوں کی مہم کو مضبوط بنائے گی۔ کیونکہ دہشت گردی کو صرف عوام کی مدد سے ہی شکست دی جا سکتی ہے۔ ساتھ ہی عمر عبداللہ نے مرکزی حکومت کو آگاہ بھی کیا کہ حکومت کو ایسے اقدام سے بھی بچنا چاہیے جس سے عوام کو الگ کر دیا جائے۔ یہی نہیں، انہوں نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کو حالیہ سالوں میں عام لوگوں پر کیے گئے کسی بھی حملہ سے بڑا حملہ قرار دیا ہے۔

'منی پور تشدد کے دو سال': مودی حکومت کا 'راج دھرم' کہاں ہے؟' کانگریس صدر کھڑگے کا بیان

نئی دہلی:3 /مئی (ایجنسیز) منی پور میں جاری تشدد کو دو سال مکمل ہونے پر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے وزیر اعظم نریندر مودی پر سخت تنقید کی ہے۔ انہوں نے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا کہ منی پور میں دو سال سے تشدد جاری ہے لیکن وزیر اعظم نے اب تک ریاست کی سرزمین پر قدم نہیں رکھا۔ کھڑگے نے وزیر اعظم سے تین سوالات پوچھے اور کہا کہ ان کی حکومت 'راج دھرم' کی پیروی کرنے میں ناکام رہی۔ کھڑگے نے کہا کہ تشدد کا آغاز 3 مئی 2023 کو ہوا تھا اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ انہوں نے حالیہ واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ صرف دو روز قبل تامنگ لونگ ضلع میں پرتشدد جھڑپ میں 25 افراد زخمی ہوئے۔ کھڑگے کے مطابق اس تشدد میں اب تک 260 سے زائد افراد جاں بحق ہو چکے ہیں، 68 ہزار افراد بے گھر ہو چکے ہیں اور ہزاروں اب بھی راحت کیمپوں میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے جنوری 2022 میں اپنی آخری انتخابی ریلی کے بعد صرف منی پور کا دورہ نہیں کیا، جبکہ انہوں نے دنیا بھر میں 44 غیر ملکی دورے اور ملک بھر میں 250 داخلی دورے کیے لیکن منی پور کے لیے ایک لمحہ بھی وقف نہیں کیا۔ کھڑگے نے سوال کیا، ''منی پور کے عوام کے تئیں یہ بے حسی کیوں؟ سیاسی جوابدہی کہاں ہے؟'' دوسرا سوال کرتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ ریاست میں صدر راج کے نفاذ کا مطالبہ خود عوام کی طرف سے آیا تھا لیکن جب کانگریس کی طرف سے عدم اعتماد کی تحریک آئی اور بی جے پی کے اپنے ارکان اسمبلی بھی کسی وزیر اعلیٰ پر متفق نہ ہو سکے، تو 20 مہینے بعد مرکزی حکومت نے مجبوراً صدر راج نافذ کیا۔ انہوں نے پوچھا، ''ڈبل انجن حکومت اپنی آئینی ذمے داری کیوں ادا نہ کر سکی؟ وزیر اعلیٰ کو پہلے کیوں نہیں ہٹایا گیا؟'' تیسرے سوال میں کھڑگے نے کہا کہ اب جب وزارت داخلہ کے تحت صدر راج نافذ ہے، تب بھی تشدد رکنے کا نام نہیں لے رہا۔ انہوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ اپنی ناکامی چھپانے کے لیے رات دو بجے پارلیمنٹ میں عجلت میں صدر راج کی منظوری لے آئی، جیسے کوئی نوٹس ہی نہ کرے۔ کھڑگے کے مطابق منی پور کی معیشت کو ہزاروں کروڑ کا نقصان ہو چکا ہے اور پارلیمنٹ میں پیش کیے گئے گرانٹ کے مطالبے میں کئی سماجی مدوں پر کٹوتی کی گئی۔ انہوں نے مزید سوال کیا کہ وزیر داخلہ کی طرف سے اعلان کردہ امن کمیٹی کا کیا ہوا؟ وزیر اعظم نے دہلی میں بھی متاثرہ افراد سے ملاقات کیوں نہیں کی؟ ریاست کے لیے خصوصی پیکیج کا اعلان کیوں نہیں کیا گیا؟ پوسٹ کے آخر میں کھڑگے نے مودی پر الزام عائد کیا کہ وہ ایک بار پھر 'راج دھرم' نبھانے میں ناکام رہے۔

'ای ڈی کے 98 فیصد معاملے اپوزیشن لیڈران کے خلاف'

ای ڈی ڈائریکٹر کے بیان پر ساکیت گوکھلے کا تلخ تبصرہ

کولکتہ:3 /مئی (ایجنسیز) ترنمول کانگریس لیڈر ساکیت گوکھلے نے ای ڈی ڈائریکٹر راہل نوین کے ذریعہ یکم مئی کو دیے گئے ایک بیان پر اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے الزام عائد کیا ہے کہ ای ڈی کے 98 فیصد معاملے اپوزیشن لیڈران کے خلاف درج ہوئے ہیں۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ باقی بچے ہوئے 2 فیصد وہ لوگ ہیں جو بی جے پی میں شامل ہو گئے۔ دراصل راہل نوین نے گزشتہ دنوں اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ 2014 سے قبل پی ایم ایل اے (انسداد منی لانڈرنگ ایکٹ) کافی حد تک بے اثر تھا، لیکن 2014 کے بعد ای ڈی کے ذریعہ درج معاملوں میں قابل ذکر تیزی آئی ہے۔ اسی تعلق سے ساکیت گوکھلے نے آج سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کی ہے، جس میں انھوں نے دعویٰ کیا ہے کہ 2014 کے بعد ای ڈی کے ذریعہ درج معاملوں میں تیزی مودی حکومت کے اشارے پر آئی ہے۔

فوری ضرورت ہے
چار مہینہ کے بچہ کو سنبھالنے کے لیے (میڈ) دایہ کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند امیدوار حسب ذیل موبائل نمبرس پر ربط قائم کریں۔
مناسب تنخواہ دی جائے گی
7020212433
9158905150

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

सभी नॅशनल बैंको से आजही लोन लेने के लिये हम से संपर्क करे
डॉ. शेख फैसल
9284223649
8888903649
पता मस्जीद मंढई के पास चौपाला, नांदेड.
ऑल इंडीया में किसी भी शहर से अर्जंट लोन किया जायेगा.
सभी नॅशनल बैंको से
प्रॉपर्टी खरीदी करीता लोन
Bike Loan
Personal Loan
Credit Card Loan
Car Loan
Bussiness Loan
Home Loan
Mortgage Loan
Property PurchesLoan
अर्जंट लोन

'میرے والد برہمن تھے مگر والدہ کہتی تھیں ڈر لگے تو یا علی مدد بول لیا کرو'

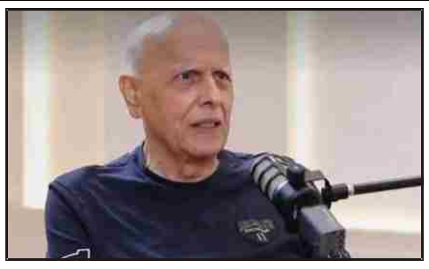

'میری زندگی کا مرکز میری والدہ تھیں اور وہ سنگل پیرنٹ تھیں۔ درگا پوجا میں جا کر میں جب درگا ماں کو دیکھتا تھا تو سوچتا تھا کہ کاش میری ماں میں بھی یہ شکتی آ جائے۔ وہ سنگل پیرنٹ تھیں لیکن ان میں ہمیں پالنے کا جذبہ تھا۔' فلم ڈائریکٹر اور رائٹر مہیش بھٹ نے حال ہی میں بی بی سی کو ایک انٹرویو میں اپنے فلمی کیریئر اور خاص کر کے اپنی نجی زندگی کے بارے میں کھل کر بات کی۔ مہیش بھٹ نے بتایا کہ 'میری والدہ شیعہ مسلمان جبکہ والد برہمن تھے لیکن میری والدہ جب مجھے سکول بھیجتی تھیں تو کہتی تھیں کہ تم ایک ناگر برہمن کے بچے ہو، اگر ڈر لگے تو یا علی مدد بول لیا کرو۔' واضح رہے کہ مہیش بھٹ کی پیدائش گجرات کے نانا بھائی بھٹ اور شیریں محمد علی کے ہاں ہوئی لیکن ان دونوں نے آپس میں شادی نہیں کی تھی۔ مہیش بھٹ کے والد نے پھر ہمالیتا بھٹ سے شادی کی اور ان کے ساتھ بھی ان کی اولاد ہوئی۔ بی بی سی کے ساتھ انٹرویو میں مہیش بھٹ نے زندگی، خاندان اور انسانی رشتوں جیسے موضوعات پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ایک دوسرے کے قریب آنے کا طریقہ ہی یہ ہے کہ 'ہم وہ دکھائیں جو ہم ہیں۔' 'ورنہ ہم اپنے ماسک کو اپنا چہرے سمجھنے لگتے ہیں۔ پھر وہ ماسک آپ کے چہرے کو آہستہ آہستہ نگل جاتا ہے۔ کوشش کر کے میں نے اپنے چہرے کو زندہ رکھا اور آج جو ہوں آپ کے سامنے ہوں۔'

ایئر فریشنر بیچنے سے انڈین سنیما تک کا سفر

مہیش بھٹ نے بتایا کہ زمانہ طالب علمی میں انھیں پڑھائی سے زیادہ سڑکوں اور سٹریٹ لائف میں دلچسپی ہوتی تھی۔ 'میں کوئی اچھا سٹوڈنٹ نہیں تھا، ریاضی سمجھ نہیں آتی تھی، سوچتا تھا کہ الجبرا کیا ہے۔' بچپن میں اپنے سکول کی زندگی کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ وہاں جن اخلاقیات کا ذکر کیا جاتا تھا، وہ نہ اساتذہ میں تھیں اور نہ ہی ان کے بڑوں میں۔ 'اس لیے میں ہمیشہ کہتا تھا کہ مجھے گھر میں اس وقت زیادہ دلچسپی ہوتی ہے جب مہمان چلے جاتے ہیں۔ جب مہمان چلے جاتے ہیں تو گھر کا لہجہ ہی بدل جاتا ہے۔ وہاں پر سنیما بستا ہے، وہاں پر کہانیاں ہوتی ہیں، وہاں پر ہم رہتے ہیں۔' مہیش بھٹ نے بتایا کہ انھیں کم عمری میں ہی کام کرنا پڑا کیونکہ ان کے گھر کے مالی حالات اچھے نہیں تھے۔ انھوں نے بتایا کہ 'میرے والد دو گھر چلانے تھے تو میری والدہ کہتی تھیں کہ پیسے لے کر آنا ورنہ گھر مت آنا۔ میں اپنی والدہ کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے بچپن میں مجھے یہ کہا۔ میں نے 15 برس کی عمر میں کمانا شروع کر دیا اور اس کے بعد آج تک کوئی ایسا دن نہیں آیا کہ میں نے کام نہ کیا ہو۔' فلم انڈسٹری میں آنے سے مہیش بھٹ نے اور بھی بہت سے کام کیے۔ انھوں نے بتایا کہ وہ ایئر فریشنز بھی بیچا کرتے تھے۔ 'میں نے مزدوری بھی کی۔ پھر مارکیٹنگ ریسرچ کا کام بھی کیا لیکن پھر خیال آیا کہ یہ فلمیں جو میں دیکھتا ہوں، انھیں بنا بھی سکتا ہوں۔'

راج کھوسلا سے ملاقات

مہیش بھٹ نے 19 برس کی عمر میں فلم انڈسٹری میں قدم رکھا اور اپنے کیریئر کا آغاز انڈین سنیما کے مشہور ڈائریکٹر راج کھوسلا کے ساتھ کام سے کیا۔ راج کھوسلا سے اپنی پہلی ملاقات کے بارے میں مہیش بھٹ نے بتایا کہ وہ 19 برس کی عمر میں اپنے ایک کزن کے کہنے پر راج کھوسلا سے ملنے محبوب سٹوڈیو گئے۔ 'میں جب وہاں سیٹ پر پہنچا تو سوچنے لگا کہ کیا میں کبھی اس قابل بن سکوں گا کہ ان سب لوگوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چل سکوں۔ مجھے وہاں جا کر شدید احساس کمتری کا احساس ہوا۔' مہیش بھٹ کے مطابق پھر راج کھوسلا نے انھیں اپنے کمرے میں بلایا اور پوچھا کہ 'کیا تم فلموں کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟' 'میں نے کہا کہ نہیں۔ جس پر وہ انتہائی گرمجوشی سے مسکرائے اور کہا کہ بہترین۔۔۔ صفر کوئی بھی کام شروع کرتے وقت بہت اچھا نمبر ہوتا ہے۔' مہیش بھٹ نے بتایا کہ اس وقت راج کھوسلا فلم 'دو راستے' بنا رہے تھے اور پھر انھوں نے فلم 'میرا گاؤں میرا دیش' بنائی اور ان دونوں فلموں میں مہیش بھٹ نے راج کھوسلا کے ساتھ کام کیا لیکن اس کے بعد انھوں نے الگ ہو کر اپنا سفر شروع کیا۔

پروین بابی کے ساتھ افیئر

اپنی ذاتی زندگی کے بارے میں بات کرتے ہوئے مہیش بھٹ نے بتایا کہ 20 برس کی عمر میں ان کی شادی لارین برائٹ (جنھوں نے بعد میں اپنا نام تبدیل کر کے کرن رکھ لیا) سے ہوئی اور پھر ان دونوں کے ہاں پوجا بھٹ کی پیدائش ہوئی۔ مہیش بھٹ نے انتہائی کھلے انداز میں بات کرتے ہوئے بتایا کہ شادی شدہ ہونے کے باوجود ان کا اس وقت کی معروف اداکارہ پروین بابی کے ساتھ افیئر شروع ہو گیا۔ مہیش بھٹ نے اعتراف کیا کہ جب شادی شدہ ہونے کے باوجود ان کا یہ تعلق شروع ہوا تو انھوں نے سوچا کہ وہ اپنے والد سے مختلف ہونے کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اور یہ احساس ہی ان کی زندگی میں ایک اہم موڑ ثابت ہوا۔ واضح رہے کہ مہیش بھٹ کے اپنی پہلی اہلیہ کرن بھٹ سے دو بچے (پوجا بھٹ اور راہل بھٹ) ہیں تاہم کرن بھٹ کے ساتھ شادی ختم ہونے کے بعد انھوں نے سونی رازدان سے شادی کی۔ سونی رضدان اور مہیش بھٹ کی دو بیٹیاں ہیں، جن میں سے ایک بالی وڈ اداکاہ عالیہ بھٹ ہیں جبکہ دوسری کا نام شاہین بھٹ ہے۔ 'پروین بابی کی ایک شادی ہوئی تھی لیکن وہ شخص پاکستان چلا گیا' پروین بوبی کے ساتھ تعلق کے بارے میں بات کرتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ وہ ذہنی مسائل کا شکار تھیں۔ 'میں نے انھیں کئی بار اپنے سامنے ٹوٹتے دیکھا اور ان کی مدد کرنے کی کوشش بھی کی۔' 'پروین نے مجھے بتایا تھا کہ ان کی ایک شادی ہوئی تھی لیکن وہ شخص پاکستان چلا گیا۔' مہیش بھٹ نے بتایا کہ جب وہ سنہ 2005 میں 'کارا' فلم فیسٹول میں شرکت کے لیے پاکستان گئے تو انھیں بتایا گیا کہ ایک شخص (شاید پروین بابی کے شوہر) ان سے ملنا چاہتے ہیں لیکن ایسا کسی وجہ سے نہیں ہو سکا۔ 'میں سوچتا رہا کہ وہ مجھ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں، میں ایسا شخص نہیں جو کسی کے لیے اپنا دروازہ بند کروں۔' مہیش بھٹ نے بتایا کہ تاہم پروین بابی کے ساتھ ان کے رشتے کا اختتام تلخی پر ہی ہوا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اس تمام سائیکل سے دوبارہ گزرنا بھی نہیں چاہتے تھے، جس کا تجربہ وہ پہلے ہی اپنے گھر میں کر چکے تھے۔

'میں خود کو فلم میکر نہیں سمجھتا'

مہیش بھٹ کا کہنا ہے کہ انھوں نے خود کو کبھی فلم میکر نہیں سمجھا۔ بی بی سی کے ساتھ انٹرویو میں انھوں نے کہا کہ 'میں تو روزگار کی تلاش میں نکلا تھا۔ ہر ذمے دار بیٹے کا فرض ہوتا ہے کہ جب گھر میں تکلیف آئے تو وہ کچھ پیسے کما کر ٹیبل پر کھانے کو کچھ لانے کے قابل ہو جائے۔' وہ کہتے ہیں کہ 'مجھے کچھ نہیں آتا تھا لیکن قصے کہانیاں سنانے کا ایک ہنر تھا۔' 'میں نے فلم انڈسٹری میں کام اس سوچ سے شروع نہیں کیا تھا کہ انڈین سنیما میں کوئی کمی ہے اور اس کے لیے مجھے کچھ کرنا ہے یا میری وجہ سے اس انڈسٹری میں کوئی چار چاند لگ جائیں گے۔' مہیش بھٹ اعتراف کرتے ہیں کہ ان میں ایسی کوئی غلط فہمی نہیں تھی بلکہ وہ تو صرف روزگار کمانے آئے تھے۔ اپنی فلموں کے بارے میں بات کرتے ہوئے مہیش بھٹ نے بتایا کہ 'جب آپ اپنا ذاتی تجربہ سکرین پر لاتے ہیں تو اس کی تڑپ، گونج اور مہک برسوں تک محسوس کی جاتی ہے۔' وہ کہتے ہیں کہ یہ ہی وجہ ہے کہ ان کی مشہر فلم 'ارتھ' چار دہائیاں گزرنے کے بعد بھی لوگوں اور آج کل کے نوجوانوں کو بھی پسند آتی ہے۔ مہیش بھٹ کی اس فلم کو ہندی سنیما کی ایک تاریخی فلم سمجھا جاتا ہے، خاص طور پر ایسی صنعت میں جہاں زیادہ تر کہانیاں مردانہ نقطہ نظر سے لکھی گئی تھیں۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ 'ارتھ' مہیش بھٹ کی حقیقی زندگی سے لی گئی ایک کہانی ہے، جس میں فکشن جوڑ کر اسے فلم کے طور پر بنایا گیا تھا۔ اس میں مہیش بھٹ کی زندگی کا وہ حصہ بھی ہے جب کرن بھٹ سے شادی کے باوجود ان کا پروین بابی سے رشتہ تھا جو بعد میں شیزوفرینیا کی شکار ہو گئیں اور یہ رشتہ ٹوٹ گیا۔ بی بی سی کو انٹرویو کے آخر میں مہیش بھٹ نے کہا کہ انھیں اپنی زندگی میں کوئی پچھتاوا نہیں اور اگر انھیں دوبارہ زندگی ملی تو وہ دوبارہ وہ سب ہی کریں گے، جو انھوں نے اس زندگی میں کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ 'لوگ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں، یہ ان کی مرضی ہے۔ مجھے اپنے بارے میں لوگوں کی تائید کی ضرورت نہیں۔ یہ میری زندگی ہے اور اسے میں نے بلاشبہ اپنے اصولوں کے مطابق گزارا۔'

اردو میڈیم، مسلم طلبہ اور تعلیمی زوال

کرناٹک میں دسویں کے نتائج پر ایک خاموش مگر گہری پکار

از: عبدالحلیم منصور

کرناٹک کے دسویں جماعت کے نتائج اس سال بھی وقت پر، جمعہ کے روز جاری کیے گئے، اور ہمیشہ کی طرح کچھ چہروں کی مسکراہٹ نے خبروں کی زینت پائی۔ کچھ نام شائع ہوئے، مبارک بادوں کے پیغامات گردش میں آئے، اور ٹاپ کرنے والے طلبہ کی تصویریں سوشل میڈیا پر شیئر کی گئیں۔ یہ لمحے بظاہر خوشی کے ہوتے ہیں، مگر ان کے پیچھے چھپی ہوئی وہ بے شمار کہانیاں جو کبھی میڈیا کے صفحے پر نہیں آتیں، نہ ہی وزراء کی زبان پر وہ کہانیاں جن میں شکست، خاموشی، نااُمیدی اور مسلسل گرتے ہوئے خوابوں کا اندوہناک عکس چھپا ہوتا ہے اور اگر یہ شکست کسی قوم کی اجتماعی تعلیمی حالت کا ترجمان ہو تو اس تلخ حقیقت کو لکھنا واجب ہو جاتا ہے۔ اس سال بھی دسویں جماعت کے نتائج نے مسلم قوم کے تعلیمی زوال کی طرف صاف اشارہ دیا ہے۔ ریاست میں جن 22 طلبہ نے صد فیصد نمبرات حاصل کیے، ان میں صرف تین مسلم طلبہ شامل ہیں۔ ان میں سے صرف ایک اردو میڈیم کی طالبہ ہے، شگفتہ انجم، جنہوں نے شمالی کرناٹک کے ایک چھوٹے سے شہر، سرسی کے اردو ہائی اسکول سے امتحان دے کر 625 میں سے 625 نمبرات حاصل کیے۔ یہ کامیابی جتنی خوشی کا باعث ہے، اتنی ہی افسوس کا بھی کہ وہ واحد اردو اسکول سے آنے والی طالبہ ہے جس نے اس اعلیٰ مقام کو پایا۔ گویا تمام ریاست میں اردو میڈیم کی طرف سے اس عظیم کارنامے کی نمائندگی کرنے والی صرف ایک بیٹی ہے، جو باقی ہزاروں ناکام نگاہوں کے درمیان ایک جگمگاتا ہوا چراغ بن کر کھڑی ہے۔ تین مسلم ٹاپرس کا شمار ریاست کے 22 مکمل نمبرات حاصل کرنے والوں میں ہے، جن میں ٹمکور کے محمد مستعار عادل ابن محمد منصور عادل، اور وجے پور کے عقیل احمد نداف ابن نصیر علی پنجار بھی شامل ہیں۔ لیکن یہ تعداد اس وقت شرمندگی میں بدل جاتی ہے جب ریاست بھر کے ایک لاکھ سے زیادہ مسلم طلبہ میں سے محض 57 فیصد کامیاب ہو پاتے ہیں، جبکہ مسلم لڑکوں کی کامیابی کی شرح 47 فیصد سے بھی کم ہے۔ لڑکیاں کسی حد تک بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہیں، مگر اس میں بھی وسائل، سرپرستی اور سماجی رکاوٹوں کے باوجود ان کی ہمت کا دخل ہے، نہ کہ نظام کی مہربانی۔ اردو میڈیم کے نتائج ایک اور المیے کی کہانی سناتے ہیں۔ اس سال تقریباً اٹھارہ ہزار اردو میڈیم طلبہ نے SSLC امتحانات میں شرکت کی، جن میں سے صرف 46 فیصد کامیاب ہو سکے۔ ایک ایسا طبقہ جو زبان کے ساتھ ساتھ شناخت اور روایت کا بھی امین تھا، آج پستی کے ایسے دلدل میں پھنسا نظر آتا ہے جہاں نہ ریاستی حکومت کو کوئی فکر ہے، نہ ہی ملت کے قائدین کو کوئی سنجیدگی۔ اردو میڈیم کی زبوں حالی صرف زبان کی نہیں بلکہ ایک پوری تہذیب کے تعلیمی سقوط کی علامت ہے۔ اگر ہم صرف نمبرات کی بحث کریں تو شاید یہ مضمون ایک اور سرکاری رپورٹ بن جائے، لیکن اس کے پیچھے جو کہانی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان بچوں کے خواب محدود ہوتے جا رہے ہیں، ان کے گھروں میں تعلیم کا چراغ بجھ رہا ہے، ان کے اسکول خالی ہو رہے ہیں، اور وہ زندگی کے ہر میدان میں پیچھے ہوتے جا رہے ہیں۔ تعلیم صرف روزگار کا ذریعہ نہیں، شعور، طاقت، شناخت اور مقام کی کنجی ہے۔ جس قوم کی نئی نسل تعلیم سے محروم ہو جائے، وہ صرف تعلیمی میدان میں نہیں، بلکہ سماجی، اقتصادی اور سیاسی میدان میں بھی صفحۂ حیات سے مٹتی جاتی ہے۔ یہ صورتِ حال ہمیں اس بنیادی سوال کی طرف لے جاتی ہے کہ کیا ہم اپنی نسلوں کو وہ راستہ دے رہے ہیں جو انہیں دنیا میں عزت، اختیار اور شعور دلا سکے؟ کیا ہماری قوم کے بچے کسی ڈاکٹر، انجینئر، آئی اے ایس افسر، ماہرِ تعلیم یا سائنس داں کے خواب دیکھ بھی پاتے ہیں؟ اگر وہ دیکھتے بھی ہیں تو کیا ہمارے تعلیمی نظام، اسکول، اساتذہ، والدین، اور مذہبی و سماجی رہنما ان خوابوں کی تکمیل کا سامان مہیا کر رہے ہیں؟ ہمیں ان سوالات پر صرف بحث نہیں، بلکہ عمل کرنا ہوگا۔ ہر وہ بچہ جو تعلیم سے دور ہے، ہمارے اجتماعی جرم کی زندہ علامت ہے۔ اسی کے ساتھ ہمیں غور کرنا ہوگا کہ ریاستی و مرکزی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی تعلیمی و انتظامی اداروں میں کیوں نہایت کم ہے؟ جب تک ہماری موجودگی ہر شعبے میں بی تعلیم، صحت، نظم و نسق، پولیس، عدلیہ، یونیورسٹیوں، میڈیا، اور ٹیکنالوجی وغیرہ میں نہیں ہوگی، تب تک ہم صرف احتجاج کرتے رہیں گے، اور فیصلے دوسروں کے ہاتھوں میں ہوتے رہیں گے۔ مسلمان آج بھی سرکاری ملازمتوں میں، اعلیٰ تعلیمی اداروں میں، فیصلہ ساز مجالس میں نہ ہونے کے برابر ہیں، اور اس کی بنیادی وجہ یہی تعلیمی کمزوری ہے۔ دسویں جماعت کی یہ منزل صرف ایک امتحان نہیں، بلکہ ہر طالب علم کے لیے زندگی کا پہلا بڑا سنگِ میل ہے، جہاں سے اس کی آئندہ علمی، فکری اور عملی سمتوں کا تعین ہوتا ہے۔ ایسے میں اگر کوئی طالب علم اس مرحلے میں کامیاب نہیں ہو پایا تو یہ ہرگز ناکامی نہیں بلکہ غور و فکر، خود احتسابی اور ازسرِ نو منصوبہ بندی کا موقع ہے۔ ان طلبہ کے لیے جنہوں نے اس بار کامیابی حاصل نہیں کی، مایوسی کی کوئی گنجائش نہیں۔ SSLC زندگی کا آخری امتحان نہیں، بلکہ ایک مرحلہ ہے۔ سپلیمنٹری امتحانات ان کے لیے ایک نئی شروعات، ایک نئی امید، اور اپنی غلطیوں سے سیکھنے کا بہترین موقع ہیں۔ انہیں نہ صرف مایوسی سے بچنا چاہیے بلکہ پوری تیاری، نظم و ضبط، اور نئے حوصلے کے ساتھ اگلے مرحلے میں قدم رکھنا چاہیے۔ اس موقع پر والدین، اساتذہ اور اسکول انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں، ان کے ساتھ وقت گزاریں، ان کی کمزوریوں کو سمجھیں اور مناسب رہنمائی فراہم کریں۔ اردو میڈیم میں کمزور نتائج جہاں ایک پہلو سے تشویش ناک ہیں، وہیں ہمیں اس حقیقت کا بھی سامنا کرنا ہوگا کہ کچھ اساتذہ نے بھی وقت کے تقاضوں کے مطابق خود کو نہ بدلا، نہ نئے تعلیمی ذرائع کو اپنایا۔ ان پر براہِ راست الزام دھرنے کے بجائے، بہتر یہی ہے کہ ان کی تربیت و رہنمائی کا مستقل نظام قائم کیا جائے، اور اساتذہ خود بھی اپنی علمی سطح بلند کرنے کی کوشش کریں تاکہ وہ طلبہ کی عملی و فکری رہنمائی کر سکیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے بچوں کو صرف مدرسہ یا اسکول بھیجنے پر اکتفا نہ کریں، بلکہ ان کے لیے ایک ایسا تعلیمی ماحول پیدا کریں جس میں ان کی فطری صلاحیتیں پنپ سکیں۔ اردو اسکولوں کو زندہ رکھنے کے لیے صرف جذبات کافی نہیں، جدید تقاضوں کے مطابق تعلیمی معیار، نصاب کی تجدید، ڈیجیٹل سہولیات، قابل اساتذہ، اور مستحکم انتظامی ڈھانچہ مہیا کرنا ناگزیر ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو اپنی نمائندگی بڑھانے کے لیے اسکالرشپ، تعلیمی ٹرسٹ، مفت کوچنگ سنٹرس، اور رہنمائی مراکز جیسے منصوبوں پر فوراً عمل شروع کرنا چاہیے۔ قوم کے مخیر حضرات، علمائے کرام، اساتذہ، اور صحافی طبقے کو مل بیٹھ کر ایک مستقل حکمتِ عملی وضع کرنی ہوگی، جو صرف وقتی شور شرابے تک محدود نہ ہو بلکہ نسلوں کی بنیاد رکھے۔ ملت کے تعلیم یافتہ طبقے، اردو داں طبقے اور بااثر نمائندوں کو چاہیے کہ صرف تنقید پر اکتفا نہ کریں بلکہ عملی میدان میں اُتریں۔ ہر اردو اسکول کو جدید سہولیات، تجربہ کار اساتذہ، اور جدید تعلیمی مشوروں کی ضرورت ہے۔ اردو صرف ایک زبان نہیں، یہ قوم کی تہذیب، تاریخ اور تشخص کا حوالہ ہے۔ اگر ہم اردو میڈیم کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نہ کر سکے، تو ہماری نئی نسل نہ اردو کی وارث بنے گی، نہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے گی۔ یہ مضمون محض تنقید نہیں، بلکہ ایک پکار ہے بی ایک اجتماعی سوچ کو جھنجھوڑنے کی کوشش ہے۔ یاد رکھیے، تعلیم صرف کامیابی کا ذریعہ نہیں، یہ شعور، عزت اور بقا کا نام ہے۔ اگر ہم آج اس میدان میں پسماندہ رہیں گے تو کل ہماری قوم صرف اعداد و شمار میں نظر آئے گی، حیثیت میں نہیں۔ ایک بیٹی کا مکمل نمبرات حاصل کرنا یقیناً فخر کی بات ہے، مگر باقی ہزاروں کی ناکامی ہمارا اجتماعی نوحہ ہے۔ اگر آج بھی ہم نے تعلیم کو اپنی اولین ترجیح نہ بنایا، تو آنے والے کل میں صرف آنسو، افسوس اور مزید گمشدگیاں ہمارا مقدر ہوں گی۔

ساتواں عرسِ تاج الشریعہ

حضور تاج الشریعہ اختر رضا خانؒ کی نثری خدمات: ایک تنقیدی مطالعہ

تحریر: محمد فداء المصطفیٰ قادری
رابطہ نمبر: 9037099731
دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی، ملاپورم، کیرالا

تیز تلوار سے جس کی تحریر ہے
اور بجلی کی مانند تقریر ہے
دشمنِ دین جس سے پریشان ہے
میرے تاج الشریعہ کی کیا شان ہے

حضور تاج الشریعہ، علامہ اختر رضا خان ازہری قادری فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف ایک قادرالکلام شاعر تھے بلکہ نثر نگاری میں بھی یگانہ روزگار حیثیت رکھتے تھے۔ ان کی نثری خدمات کا دائرہ وسیع ہے جس میں مذہبی مسائل اور فتاویٰ کو مرکزی مقام حاصل ہے۔ اگرچہ فنی اور علمی موضوعات میں مخصوص اصطلاحات اور گہری زبان کا استعمال ناگزیر ہوتا ہے، مگر حضرت کی تحریروں میں ایسا ادیبانہ رنگ اور سلیس اسلوب پایا جاتا ہے جو قاری کے ذہن و دل کو آسانی سے متاثر کرتا ہے۔ ان کے طرزِ تحریر میں روانی، سلاست، استدلال کی پختگی اور اسلوب کی چاشنی بدرجہ اتم موجود ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حضرت کی دینی اور فکری تحریریں نہ صرف علمی ہوتی ہیں بلکہ حسنِ انشا سے بھی آراستہ ہوتی ہیں۔ بالخصوص جب وہ باطل افکار، گمراہ فرقوں اور بد مذہبوں کے خلاف قلم اٹھاتے ہیں، تو ان کی نثر میں ایک جلالی شان اور استدلالی قوت جھلکتی ہے۔ ہر موضوع کے مطابق وہ ایسا موزوں اسلوب اختیار کرتے ہیں کہ تحریر میں فکری وسعت کے ساتھ ساتھ نثری حسن کے جلوے بھی نظر آتے ہیں۔ مثال کے طور پر قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت سامعین کے انصات (خاموشی) کے وجوب کو وہ نہایت سادہ مگر عالمانہ انداز میں یوں بیان فرماتے ہیں: ''قرآن سننے کی کوشش کرو، کیونکہ سعیِ سماعت، قصدِ سماع کا نام ہے، اور قصد و ارادہ فعل سے مقدم ہوتا ہے۔ پس ضروری ہوا کہ قرآن جب تلاوت کے قریب ہو، سامعین کو پہلے ہی سے سننے کے لیے مستعد رہنے کا حکم دیا گیا۔ اسی لیے انصات (خاموشی) بلکہ ہر اُس چیز سے بچنا جو سماعت میں خلل ڈالے، واجب ہے۔ چنانچہ جب قاری تلاوت کے لیے آمادہ ہو، تو سامع پر انصات فرض ہو جاتا ہے۔×× اگرچہ اس اقتباس میں عربی تراکیب اور فارسی آمیختہ الفاظ موجود ہیں، پھر بھی جملوں کا ربط، استدلال کی روانی اور نتیجہ کا حصول نہایت سہل اور دلنشین انداز میں سامنے آتا ہے۔ حضرت تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں میں جہاں فکری گہرائی اور علمی پختگی جلوہ گر ہے، وہیں منظر نگاری اور حکایت نگاری کے حسن سے بھی ان کی نثر مالا مال ہے۔ وہ محض عالمِ دین نہیں بلکہ ایک صاحبِ اسلوب ادیب بھی تھے، جو سادہ زبان میں گہری بات کہنے کا ہنر رکھتے تھے۔ ان کی کتاب ہجرتِ رسول میں ہجرتِ مصطفیٰ ﷺ کی جو تصویر انہوں نے لفظوں میں کھینچی ہے، وہ گویا آنکھوں کے سامنے ایک پورا منظرنامہ ترتیب دیتی ہے۔ آپ لکھتے ہیں: ''مشرکین نے رات اس طرح گذاری کہ حضور اکرم ﷺ کے بسترِ اقدس پر سوئے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگہبانی کرتے رہے۔ وہ یہی گمان کرتے رہے کہ وہی محمد ﷺ ہیں۔ اس دوران ایک نوجوان قریب آ کر بولا: تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ مشرکین نے کہا: محمد (ﷺ) کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مایوس کیا۔ خدا کی قسم! وہ تو تمہارے سامنے سے جا چکے ہیں اور جاتے وقت تم میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑا جس کے سر پر خاک نہ ڈالی ہو۔'' یہ مختصر منظر اس قدر تاثیر رکھتا ہے کہ پڑھنے والا لمحہ بھر کو خود کو اُس تاریخی شب کے سائے میں محسوس کرنے لگتا ہے۔ سادہ زبان، پراثر بیان، اور واقعے کی دلنشین منظر کشی حضرت کے نثری کمال کا بین ثبوت ہے۔ اسی طرح حضرت تاج الشریعہؒ نے نیت کی اہمیت اور اس کے اثرات کو بیان کرنے کے لیے ایک حکایت کا سہارا لیا ہے، جو نہ صرف فصاحت و بلاغت کا مظہر ہے بلکہ سبق آموز بھی ہے۔ آپ رقم طراز ہیں: ''نوشیروان ایک بار شکار کے دوران اپنے رفقا سے بچھڑ گیا اور ایک باغ میں جا پہنچا۔ وہاں ایک بچے سے انار مانگا، بچے نے انار دیا، جس سے نوشیروان نے خوب رس حاصل کیا اور سیرابی محسوس کی۔ باغ اسے بھا گیا، دل میں اس کے مالک سے باغ چھیننے کا خیال آیا۔ جب دوبارہ انار مانگا تو وہ خشک اور بے رس نکلا۔ اس نے حیرت سے بچے سے سبب پوچھا تو بچے نے کہا: شاید بادشاہ نے ظلم کا ارادہ کر لیا ہے۔ یہ سن کر نوشیروان نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ تیسری بار انار مانگا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ رسیلا تھا۔ بچے نے کہا: شاید بادشاہ نے ظلم سے توبہ کر لی ہے۔'' یہ حکایت حضرت کی قوتِ استدلال، فنی چابک دستی اور ادیبانہ نزاکت کا دلنشین مظہر ہے۔ نیت کے اثرات اور عمل کے نتائج کو اس قدر سادہ، پراثر اور سبق آموز انداز میں بیان کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ حضرت تاج الشریعہؒ کی یہ تحریریں محض علمی و دینی نکات کی وضاحت نہیں بلکہ زبان و بیان کے میدان میں ان کے بلند ذوق اور فنکارانہ مہارت کی شاہکار مثالیں ہیں۔ حضرت تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں کا ایک اور دلکش پہلو ان کا فنی اسلوب ہے جس میں نیت کی اہمیت اور اس کے اثرات کو نہ صرف علمی بلکہ حکایتی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ آپ نے نیت کے اثرات پر جو تبصرہ کیا، وہ نہایت فکر انگیز اور اثر پذیر ہے۔ حضرت نے اس حقیقت کو بہت خوبصورتی سے بیان کیا ہے کہ نیت کے اچھے یا برے اثرات زندگی میں بہرحال ظاہر ہوتے ہیں۔ حضرت لکھتے ہیں: ''معلوم ہوا کہ نیت کے اثرات بہرحال مرتب ہوتے ہیں۔ اگر نیت اچھی ہو تو اس کے اچھے اثرات ظاہر ہوتے ہیں اور اگر نیت بُری ہو تو اس کے برے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ دیکھو! نوشیروان کے ساتھ حسنِ نیت کا یہ فائدہ ہوا اور جب مجرمانہ نیت کا یہ حال ہے تو نیت کے ساتھ عمل کرنے پر اس کے اثرات ضرور سامنے آئیں گے۔ اچھے عمل کے نتائج اچھے ہوں گے اور بری نیت سے عمل کے نتائج برے ہوں گے۔'' حضرت تاج الشریعہؒ کا یہ بیان اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ نیت ہی انسان کے عمل کا رُخ متعین کرتی ہے۔ اگر نیت صالح ہو تو انسان کا ہر عمل نیک اور اچھا ہوتا ہے، جبکہ اگر نیت فاسد ہو تو وہی عمل بُرا اور منفی اثرات چھوڑتا ہے۔ حضرت نے یہاں صرف نیت کی اہمیت کو ہی اجاگر نہیں کیا بلکہ اس حکایت کے ذریعے یہ بھی بتا دیا کہ نیک نیت کی مانند طاعتِ الٰہی کا بھی عالمی اثر ہوتا ہے، اور اس کا ظاہر ہونا بے شمار طریقوں سے ہو سکتا ہے۔ آپ کا یہ اقتباس نہ صرف فنی لحاظ سے شاندار ہے بلکہ فکری طور پر بھی بہت گہرا اثر چھوڑتا ہے۔ اسی طرح حضرت تاج الشریعہؒ کی تحریروں میں نثر کے ساتھ ساتھ شعری اسلوب کا بھی خوبصورت امتزاج نظر آتا ہے۔ وہ اکثر نثر میں جو باتیں بیان کرتے ہیں، ان کا خلاصہ ایک شعر میں بھی کرتے ہیں یا نثر کی ابتدائی باتوں کو شعری مصرعے سے آغاز کرتے ہیں، جس سے تحریر میں نیا رنگ اور ایک فنی بلوغت آ جاتی ہے۔ حضرت کی تحریروں میں یہ اسلوب ایک نمایاں پہچان بن چکا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح، تمام روحوں کی آنکھ کی پتلی اور ان کی اصل اور ان کے وجود کی بنیاد اور اللہ کی پہلی مخلوق ہے، نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی روح ہیں جو وجود میں وضع کی گئی ہے جس سے اس کی بقا ہے۔ اگر حضور نہ ہوں تو عالم فنا ہو جائے۔'' یہ بیان درحقیقت ایک گہری حقیقت کو اجاگر کرتا ہے، جسے حضرت نے ایک شعر کے ذریعے مزید جلا بخشی ہے:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

حضرت تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں میں نثر اور شعر کا یہ حسین امتزاج ان کے ادبی کمالات کو مزید اجاگر کرتا ہے اور ان کی تحریروں میں ایک خاص تاثیر پیدا کرتا ہے۔ ان کی نثر میں جو انداز اور اسلوب نظر آتا ہے، وہ نہ صرف علمی سطح پر اثر انداز ہے بلکہ اس میں شعری و نثری اسلوب کا حسین امتزاج بھی پایا جاتا ہے۔ آپ کی تحریریں جہاں علمی دلائل سے بھرپور ہوتی ہیں، وہیں ان میں گہری حکمت اور فنی کمالات کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے۔ آپ کا ایک خاص اسلوب یہ ہے کہ جب آپ کسی معترض کی دلیل کا رد کرتے ہیں تو وہ اس رد کو نہ صرف منطقی دلائل سے کرتے ہیں بلکہ شعری مصرعے یا اشعار کے ذریعے اپنے نقطہ نظر کو مزید جلا دیتے ہیں۔ مثلاً جب آپ معترضین کے رد میں لکھتے ہیں: ''معترض بہادر صاحب! اب تو کھل گیا کہ آپ نے یہ کہہ کر رد کر دیا تھا کہ الفاظ کا ترجمہ بھی نہیں ہو سکتا وہ وجوہ قرآن میں سے ایک وجہ ہے جسے ایسے جلیل القدر علما نے افادہ فرمایا ہے، معترض بہادر صاحب اب کہئے یہ اعتراض تو امام احمد رضا پر نہیں، علما پر نہیں بلکہ خود قرآن پر ہو گیا اور آپ کی قرآن فہمی اور پیروی سلف کا بھرم کھل گیا۔ مگر یہ کہ: بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔'' یہاں پر آپ نے معترض کی دلیل کو دلائل سے رد کیا ہے اور اس رد کے اختتام میں ایک شعری مصرعے کا استعمال کیا ہے جو نہ صرف اس بات کو سلیقے سے اختتام تک پہنچاتا ہے، بلکہ معترضین کی غلط فہمیوں اور استدلالات کو مزید بے نقاب کرتا ہے۔ اسی طرح جب آپ سرکار خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور ان کی خدمات پر بات کرتے ہیں، تو آپ نے ایک تاریخی حقیقت کو بیان کیا ہے اور اس پر شعری اسلوب کا بھی استعمال کیا ہے:

ہند کے بادشاہ دین کے وہ معین
خواجہ دین وملت پہ لاکھوں سلام

یہ مصرعہ حضرت خواجہ غریب نواز کی عظمت کو اجاگر کرنے کا ایک خوبصورت انداز ہے، جو نثر اور شعر کا خوبصورت امتزاج ہے۔

آپ کا ''ٹائی'' کے مسئلے پر جو ردِ عمل ہے، وہ بھی ایک واضح مثال ہے کہ آپ کسی بھی مسئلے پر اپنا مؤقف بڑے دلائل اور یقین کے ساتھ رکھتے ہیں۔ آپ نے اس بات کو واضح کیا کہ ٹائی جیسا لباس عیسائیوں کا مذہبی شعار ہے اور مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے۔ اس ضمن میں آپ نے قرآن و سنت سے دلائل دیے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ شعری مصرعے کا استعمال کرتے ہوئے اس مسئلے کو مزید اجاگر کیا۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: (وإن یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعده) ترجمہ: ''اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے جو پھر تمہاری مدد کرے (پارہ 4، سورہ آل عمران، آیت: 160)۔ آپ کی یہ تحریریں اور اسلوب نہ صرف فکری طور پر لوگوں کو جاذب کرتے ہیں بلکہ ایک خاص ادبی اور علمی لحاظ سے آپ کی حیثیت کو مزید مستحکم کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی تحریروں میں جو علمی سطح، شعری و نثری امتزاج اور دلائل کی فراوانی فراہم کی ہے، وہ اردو ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ حضرت تاج الشریعہؒ کی شخصیت اور آپ کے علمی مقام کو جاننے والوں کے لیے یہ تحریریں ہمیشہ رہنمائی کا ذریعہ بنیں گی۔

نیا وقف ایکٹ 2025 مسلمانوں کو کسی طرح بھی قبول نہیں، واپسی تحریک جاری رہے گی: مولانا احمد ولی فیصل رحمانی

مدھوبنی میں وقف ایکٹ کے خلاف امارت شرعیہ کی آواز پر امنڈتا ہوا انسانی سیلاب

ہوائی اڈہ بھوارہ، مدھوبنی: (3/مئی) امارت شرعیہ کی آواز پر تین مئی کو ہوائی اڈہ بھوارہ مدھوبنی کے میدان میں ایک تاریخی احتجاجی مظاہرہ ہوا، جہاں تقریباً ڈیڑھ لاکھ مسلمان اور برادرانِ وطن خاموشی اور پرامن طریقے سے وقف ایکٹ 2025 کے خلاف پلے کارڈز لے کر جمع ہوئے۔ مجمع میں تا حد نظر انسانوں کا ایک سیلاب نظر آ رہا تھا، جس میں ضلع مدھوبنی کے مختلف بلاکوں سے بڑی بڑی ریلیوں کی صورت میں لوگ شریک ہوئے۔ صرف بسفی بلاک کی بستی کھیری بانکا سے تین بسیں، تیس فور ویلر اور تین سو کے قریب موٹر سائیکلیں موجود تھیں، جبکہ پنڈول بلاک سے سو سے زائد گاڑیاں آئی ہوئی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اگر امارت شرعیہ گاندھی میدان پٹنہ کو بھرنے کا مطالبہ کرتی تو صرف مدھوبنی ضلع ہی کافی ہوتا۔ اس تاریخی احتجاجی اجلاس کی صدارت مفکر ملت، امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ نے فرمائی۔ آپ نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ: وقف ایک ایسا اسلامی دستور اور اصول ہے جس سے صرف مسلمانوں کا نہیں بلکہ عام انسانوں کا بھی مفاد وابستہ ہے۔ ماضی میں وقف زندگی کے تمام مراحل کا حصہ رہا ہے۔ بچہ وقف کے ہسپتال میں پیدا ہوتا، تعلیم وقف کے مدرسے میں حاصل کرتا، روحانی تربیت وقف کی مسجد میں پاتا، اور زندگی کا اختتام بھی وقف کی زمین میں دفن ہو کر ہوتا۔ یہی وقف کا اسلامی تصور ہے، جس نے ہندوستان میں تمام شہریوں کو کھانے، پینے، تعلیم اور علاج کے یکساں مواقع فراہم کیے۔ اگر مسلمان اپنی جائیدادیں وقف نہ کرتے تو نہ مدارس ہوتے، نہ خانقاہیں، نہ کنویں، نہ چراگاہیں، نہ سرائیں اور نہ مقامی اسکول و کالج۔ آپ نے مزید کہا کہ ''وقف ایکٹ 2025 بھارت کے آئین، مذہب، مساوات اور سماجواد کے سراسر خلاف ہے۔ اس کالے قانون سے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ملک کے 80 فیصد برادرانِ وطن بھی متاثر ہوں گے، اس لیے ہمیں سب طبقات کو ساتھ لے کر متحدہ آواز اٹھانی ہوگی۔'' اس موقع پر آپ نے اس ظالمانہ قانون کے خلاف مسلسل احتجاج جاری رکھنے کا عزم دلوایا۔ پروگرام کی نظامت مشہور نقیب جناب اسلام پروانہ اور راشد خلیل نے کی۔ انہوں نے تمہیدی کلمات میں امارت شرعیہ کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب تک یہ قانون واپس نہیں ہوتا، مسلمانوں کو ہر ہدایت پر عمل کرتے رہنا ہوگا۔ ہوائی اڈہ بھوارہ مدھوبنی اور اطراف کے لاکھوں مسلمان ہاتھوں میں پلے کارڈز لیے ہوائی اڈہ میدان پہنچے، جہاں بڑے پیمانے پر اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ سے امیر شریعت کی قیادت میں نائب مفتی مفتی احتکام الحق صاحب، پروجیکٹ منیجر جناب احسان الحق صاحب، حافظ احتشام رحمانی، مفتی قیام الدین قاسمی، جامعہ رحمانی کے شعبہ صحافت کے ایچ او ڈی فضل رحماں رحمانی، حافظ شاہد رحمانی، ماسٹر شبلی نعمانی اور دیگر شریک ہوئے۔ اس اجلاس کی کامیابی میں تنظیم امارت شرعیہ مدھوبنی کے صدر مفتی انوار قاسمی، سکریٹری پرویز صاحب، قاضی اعجاز صاحب، قاضی امداد اللہ صاحب، قاضی رضوان صاحب، قاضی عبد الباسط صاحب، قاضی محمد نبی حسن صاحب، قاضی سلطان صاحب اور دیگر علماء، ائمہ، دانشوران، بلاک ذمہ داران اور سماجی کارکنان نے اہم کردار ادا کیا۔ آخر میں کنوینر امان اللہ خان، احمد اللہ، شمس الحق، راشد خلیل، مہتاب صدیقی، فہیم بکر موسیٰ، پرویز دانش، شاہجہاں مولانا ابو الکلام قاسمی، مفتی محمد انظار الحق قاسمی اور مولانا معین اللہ نعمانی نے تمام مہمانان و شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

ایم ایل اے ساجد پٹھان کی سالگرہ طلباء کے لیے بنی یادگار

میونسپل اردو اسکول نمبر 8 میں طلباء میں مفت تعلیمی اشیاء تقسیم

اکولہ: 3/مئی (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ مغرب کے رکنِ اسمبلی جناب ساجد خان پٹھان نے اپنی سالگرہ کے موقع پر خدمتِ خلق کا مثالی پیغام دیتے ہوئے میونسپل اردو اسکول نمبر 8 (لکڑ گنج) میں طلباء کو تعلیمی اشیاء تقسیم کیں۔ اس موقع پر بچوں میں کاپیاں، کتابیں، قلم اور دیگر لازمی تعلیمی سامان فراہم کیا گیا۔ ایم ایل اے ساجد پٹھان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''میری خوشی کا اصل مفہوم اسی میں ہے کہ میری چھوٹی سی کوشش کسی طالب علم کے لیے تعلیمی سفر کو آسان بنا دے'' اس فلاحی اقدام کی تعلیمی اور سماجی حلقوں میں خوب پذیرائی ہوئی۔ پروگرام میں جن اہم شخصیات نے شرکت کی ان میں نعیم فراز، حفیظ بیگ، ساجد انصاری، سونوانے میڈم، محمد عرفان الرحمن، مجیب الدین، محمد شاکر اور اسکول کی خواتین اساتذہ شامل تھیں۔ شرکاء نے رکن اسمبلی کے اس جذبۂ خدمت کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے اقدامات نوجوان نسل کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ بنتے ہیں اور عوامی نمائندوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

تحفظ اوقاف مہم اب ایک عوامی آواز ہے۔ مفتی صلاح الدین مظاہری

وقف ترمیمی ایکٹ 2025 دستور ہند اور انسانی مساوات کے خلاف۔ قاضی کلیم اللہ مظہر قاسمی

چترپور رام گڑھ : 3/مئی 25 :وقف ترمیمی ایکٹ 2025 کے دونوں ایوانوں لوک سبھا راجیہ سبھا سے منظور ہونے کے بعد آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی تحریک پر ملک بھر میں عوامی احتجاج کا سلسلہ جاری ہے اسی کے تحت چترپور رام گڑھ میں امارت شرعیہ بہار اڈیشہ جھارکھنڈ و مغربی بنگال اور جماعت اسلامی ہند کی آواز پر تحفظ اوقاف کارواں تشکیل دے کر پہلے مرحلے میں خواتین و حضرات پر مشتمل علاقائی سطح کا ہزاروں افراد پر مشتمل تقریباً دس سے زائد پروگرام منعقد کیا گیا جس کے بہت زبردست اثرات مرتب ہوئے اور آج اسی کے تحت خواتین وحضرات پر مشتمل ایک عظیم الشان ریلی کا انعقاد کیا گیا یہ ریلی چترپور عیدگاہ میدان سے نکل کر مختلف راستوں سے لمبی مسافت طے کر کے ہائی اسکول چترپور پہنچا اور ایک اجلاس عام کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع سے تحفظ اوقاف کارواں کے کنوینر مفتی صلاح الدین مظاہری امام وخطیب جامع مسجد چترپور نے اجلاس میں شریک ہونے والے افراد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس تاریخ ساز ریلی و جلسہ کے لیے چترپور اور اطراف کے جن علماء کرام ائمۂ عظام اور سماجی شخصیات مرد وخواتین حضرات نے جس طرح کی بھی قربانیاں دی ہے اس پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ حضرات کے تعاون سے اس حلقہ میں بھی یہ تحریک ایک عوامی آواز میں تبدیل ہوگئی اور ملت کی اجتماعی بیداری اور اپنے دینی ملی تہذیبی تشخص کی حفاظت بن کر ابھرا یہ احتجاجی پروگرام آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ امارت شرعیہ بہار اڈیشہ جھارکھنڈ و مغربی بنگال کی طرف سے جاری کل ہند مہم کا حصہ ہے آپ ان اداروں کے سایہ تلے چلتے رہیں اس اجلاس کا مقصد وقف ایکٹ میں غیر شرعی وغیر دستوری ترمیمات کے خلاف ملت کو بیدار کرنا اور اس کالے قانون کی واپسی کے مطالبہ کی تحریک کو بیدار اور تحفظ کی فکر پیدا کرنا ہے۔ اس پروگرام کے نائب کنوینر اور دارالقضاء امارت شرعیہ ضلع رام گڑھ کے قاضی شریعت مولانا کلیم اللہ مظہر قاسمی نے اجلاس کی نظامت کرتے ہوئے کہا کہ یہ وقت متحد ہوکر اپنی قیادت آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ امارت شرعیہ بہار اڈیشہ جھارکھنڈ و مغربی بنگال کی آوازوں پر لبیک کہنے اور جانثاری کا وقت ہے۔ وقف ایکٹ 2025 دستور میں دیئے گئے انسانی اور مذہبی حقوق کے خلاف ہے اس لیے ہمیں بہت منظم اور متحد ہوکر ملی قیادت کے سایہ تلے اس لڑائی کو لڑنا ہے ہماری یہ تحریک کسی کمیونٹی کے خلاف نہیں ہے بلکہ حکومت ہند سے آئین میں دیئے گئے حقوق کے مطالبہ کی تحریک ہے برادران وطن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اور آپ برسوں سے اس ملک میں ساتھ رہتے آئے ہیں ہمارا اور آپ کا بھائی کا رشتہ ہے آیئے ساتھ مل کر اس مہم میں شریک ہوں ورنہ یہ یاد رکھیں کہ آج ہماری مسجد مدرسہ قبرستان کا نمبر آیا ہے اور حکومتی قبضہ کی کوشش کی گئی ہے کل آپ کی مندروں اور مٹھوں پر قبضہ کی کوشش کی جائے گی۔ معروف سیاسی رہنما جناب شہزادہ انور صاحب نے کہا کہ مرکزی سرکار نے بڑا دل دکھاتے ہوئے اپنی غلطی کو سدھار کر جس طرح کرشی قانون کو واپس لیا ہے اسی طرح وقف قانون کو واپس لے۔ جماعت اسلامی ہند کے نمائندہ طلحہ اکبر خان نے کہا کہ بیدار ہو کر اپنے آئینی حقوق کو جانیں اور اس قانون کی واپسی کے لیے ہر پر امن طریقہ اپنائیں۔ یہ اجلاس مولانا توحید مظاہری کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا اور اجلاس کے اختتام پر امارت شرعیہ بہار اڑیسہ جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب کی طرف سے جاری کردہ میمورنڈم سرکار کے نمائندے کو پیش کیا گیا اور حکومت ہند سے اس کالے قانون کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا۔ اس اجلاس کو کامیاب بنانے میں انتخاب عالم ذکا اللہ، مطیع اللہ، فیروز عالم، ذیشان اللہ، شہلا پروین، ریحانہ پروین، ترنم پروین، سنجیدہ پروین، فیروز انصاری، طلعت یوسف، اخلاق احمد، دلاور علی راجن، توقیر احمد، یوسف مظہر، ماسٹر توقیر خان، ماسٹر دلاور خان، ثنا اللہ، زاہد احمد، فلاح الدین، ارشد اللہ، حافظ امان اللہ، علاؤ الدین، مولانا توحید، ظفر علی، اسد اللہ راجن، مولانا مظہر الحق، حاجی پرویز، سلیم انصاری، تنویر عالم، انیس خان، حامد ہاشمی، اطہر حسین، شعیب اسلام، مصعب بن اسد، رونق نعیم، انور نعیم، فیصل خالد، حافظ نبیل اللہ، بہادر علی، عبداللہ، حکیم انصاری، احتشام، اقبال انصاری، اعجاز احمد، غلام محمد، طاہر مقصود، وغیرہ نے ایک اہم کردار ادا کیا۔

زندہ دلان مالیگاؤں محفل طنز و مزاح ''سلسلہ نمبر 11

مالیگاؤں: 3/مئی: زندہ دلان مالیگاؤں، اسکس لائبریری اور مالیگاؤں آرٹس اینڈ کلچرل ایسوی ایشن کے اشتراک سے بتاریخ 6 مئی 2025ء بروز منگل شب ٹھیک دس بج کر دس منٹ (10.10) پر محفل طنز و مزاح سلسلہ نمبر 11 ''اسکس لائبریری ہال میں منعقد ہوگا جسکی تفصیل ذیل کے مطابق ہے۔ صدارت محترم انصاری لئیق انور سر (معلم و ادب نواز)، نظامت رضوان ربانی سر، اسٹارٹر:۔ مصطفیٰ برکتیں سر، تبرک: مرحوم ڈاکٹر الیاس وسیم صدیقی (تعارف و پیش کش) سراج دلار سر، ہزل گوئی:۔ منصور اکبر (سیف نیوز) ومختار یوسفی صاحبان پیش کریں گے۔ مزاحیہ مضامین:۔ مومن آصف ہارون بی اے وآصف سبحانی، پیش کریں گے۔ منتظمین نے شرکت کی گزارش کی ہے۔

شنگری لا ہائی اسکول گولکنڈہ کا ایس ایس سی نتائج میں نمایاں مظاہرہ

حیدرآباد: 3/مئی (راست) شنگری لا ہائی اسکول گولکنڈہ کے طلبہ نے ایس ایس سی نتائج 2025 میں شاندار مظاہرہ کیا ہے۔ تمام مضامین میں طلبہ نے شاندار و نمایاں مظاہرہ کیا۔ لنگویجس میں نتیجہ 100 فیصد جبکہ دیگر مضامین میں بھی اعلیٰ سے اعلیٰ نمبرات طلبہ نے حاصل کئے۔ اس موقع پر طلبہ کی تہنیتی تقریب اسکول میں منعقد ہوئی جس میں طلبہ اور ان کے سرپرستوں نے شرکت کی۔ سید کرامت اللہ نواب (سکون گروپ آف کمپنیز) کے فرزند سید اکرام اللہ، بھتیجہ کلیم اللہ اور بھانجی زینت النساء نے بھی اعلیٰ نمبرات سے ایس ایس سی میں کامیابی حاصل کی۔ اس موقع پر سید کرامت اللہ نواب نے اسکول انتظامیہ بالخصوص پرنسپل ڈاکٹر شفیع اللہ اعجاز کی انتھک کوششوں اور خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسکول میں نہ صرف تعلیم پر مکمل توجہ دی گئی بلکہ بچوں میں تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کیلئے کئی ادبی وثقافتی پروگرامس منعقد کئے گئے۔ انہوں نے اسکول انتظامیہ کو شاندار نتائج پر مبارکباد پیش کی۔ سید اکرام اللہ، بھتیجہ کلیم اللہ اور بھانجی زینت النساء کے شاندار نتائج اور نمایاں کامیابی پر ان کے ارکان خاندان کی جانب سے تہنیتی تقریب منعقد کی گئی۔ دادا سید رفعت اللہ، دادی، نانا، نانی اور دیگر افراد نے بھی بچوں کی کامیابی انہیں مبارکباد پیش اور مستقبل کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

ٹھیکیداروں کے ساتھ ناانصافی کے خلاف محاذ:

دیہی ترقیات محکمہ کی پالیسیوں کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا

ممبئی: 3/مئی (آفتاب شیخ) مہاراشٹر اسٹیٹ کنٹریکٹرز فیڈریشن اور اسٹیٹ انجینئرز یونین نے ریاستی حکومت کے دیہی ترقیات محکمہ کی مبینہ غیر منصفانہ اور جانبدارانہ پالیسیوں کے خلاف ممبئی ہائی کورٹ میں رِٹ پٹیشن دائر کردی ہے۔ یہ درخواست 27 اپریل 2025 کو داخل کی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ محکمہ دانستہ طور پر رجسٹرڈ کھلے ٹھیکیداروں، تعلیم یافتہ بے روزگار انجینئروں اور مزدور کوآپریٹو سوسائٹیوں کو ٹھیکوں سے محروم کررہا ہے۔ فیڈریشن کے مطابق جولائی 2024 میں بمبئی ہائی کورٹ نے ایک مقدمے میں ان کے حق میں فیصلہ دیا تھا کہ 100 کروڑ روپے سے کم لاگت کے ترقیاتی کام گرام پنچایتوں کو نہ دیے جائیں۔ اس فیصلے کے بعد 14 اگست 2024 کو دیہی ترقیات محکمہ نے باقاعدہ سرکولر جاری کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود حکومت نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کردی ہے جو کہ عدالتی فیصلے کے برخلاف قدم ہے۔ تنظیم کا الزام ہے کہ حکومت نے اسمبلی انتخابات کے پیش نظر سیاسی مفاد کے لیے گرام پنچایتوں کو غیر قانونی طریقے سے کام دیے ہیں، جس کے سبب رجسٹرڈ کھلے ٹھیکیدار، تعلیم یافتہ انجینئر اور مزدور تنظیمیں گذشتہ کئی برسوں سے بے روزگاری اور فاقہ کشی کا شکار ہوچکی ہیں۔ فیڈریشن کا مزید کہنا ہے کہ ای-ٹینڈرنگ کے قوانین کی خلاف ورزی کر کے کئی عوامی نمائندوں نے اپنے ہی بچوں کو مالی فائدہ پہنچایا ہے، جبکہ اصل اہل ٹھیکیدار کام سے محروم ہیں۔ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ سے فنڈز کی اجرائی بھی پچھلے ایک سال سے التواء کا شکار ہے، اور ضلع پریشد کے کام غیر قانونی طور پر گرام پنچایتوں کو سونپے جارہے ہیں۔ اس سلسلے میں انجینئر ملند بھوسلے (صدر)، سنیل ناگرالے (جنرل سیکریٹری)، سریش کڈوپاٹل، سنجے مین اور دیگر ریاستی عہدیداران نے میڈیا کو مطلع کیا کہ جلد ہی مزید قانونی کارروائیاں کی جائیں گی، اور دہلی سپریم کورٹ میں بھی نئی عرضیاں داخل کی جائیں گی تاکہ ٹھیکیدار برادری کو انصاف مل سکے۔

ایکتا آر کپور نے TVF کی کامیابی پر بات کی

ممبئی: 3/مئی (ایم ملک) TVF یعنی وائرل فیور نے ہمیشہ اپنے متعلقہ شوز سے لوگوں کے دل جیت لیے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ پروڈکشن ہاؤس ایک ایسا نام بن گیا ہے جو اپنے ناظرین کی نبض کو بخوبی جانتا ہے اور شاید اسی لیے اس کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ جہاں TVF کو اپنے دل کو گرما دینے والے مواد کے لیے بہت زیادہ پذیرائی اور محبت مل رہی ہے، وہیں اس نے WAVES 2025 سمٹ میں بھی ایک خاص نشان بنایا۔ یہاں، ان کے شو پنچایت کو ایک مثال کے طور پر پیش کیا گیا کہ کس طرح زمینی سطح کی کہانیوں کو مؤثر طریقے سے لوگوں تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ خاص بات یہ تھی کہ WAVES 2025 میں شرکت کرنے والی پروڈیوسر ایکتا آر کپور نے پنچایت کا ذکر کیا۔

وپل امرت لال شاہ اور منوج باجپئی کی جوڑی لے کر آرہی ہے سیاسی تھرلر فلم گورنر'!

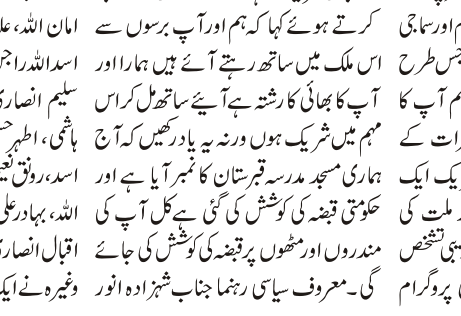

ممبئی: 3/مئی (ایم ملک) وپل امرت لال شاہ ہندوستانی سنیما کے سب سے مشہور پروڈیوسر ہدایت کاروں میں سے ایک ہیں، جو سامعین کو متوجہ کرنے والے مواد اور باکس آفس پر کامیابیوں کے لیے جانا جاتا ہے۔ ان کے اگلے پروجیکٹ کو لے کر سامعین میں کافی جوش وخروش پایا جاتا ہے، اور اب ایک بہت ہی دلچسپ اپ ڈیٹ سامنے آیا ہے۔ وپل امرت لال شاہ اب نیشنل ایوارڈ یافتہ اداکار منوج باجپائی کے ساتھ آنے والی سیاسی تھرلر فلم گورنر ' میں کام کر رہے ہیں۔ PeepingMoon.com کی ایک رپورٹ کے مطابق، منوج باجپائی فلم میں گورنر کا ٹائٹل رول ادا کریں گے۔ یہ فلم ایک زبردست، کمرشل انٹرٹینر ہوگی، جو سیاسی ڈرامے اور تھرلر کا بہترین امتزاج ہوگی۔ وپل، جنہوں نے آنکھیں، وقت: دی ریس اگینسٹ ٹائم، نمستے لندن، لندن ڈریمز، ایکشن ری پلے، اور نمستے انگلینڈ جیسی فلموں کی ہدایت کاری کی ہے، سنشائن پکچرز کے بینر تلے اس فلم کو پروڈیوس کررہے ہیں۔ ہدایت کاری کی ذمہ داری چنمے منڈلیکر کو دی گئی ہے۔ گورنر ' گزشتہ دو سالوں سے سنشائن پکچرز کے تحت ترقی میں ہے۔ فلم کے دیگر اہم کرداروں کی کاسٹنگ فی الحال جاری ہے۔ پری پروڈکشن کا کام بھی شروع ہوچکا ہے اور شوٹنگ جولائی اور اگست کے درمیان شروع ہونے کا امکان ہے۔ منوج باجپائی اس پروجیکٹ کو لے کر بہت پرجوش ہیں کیونکہ یہ ان کے کیرئیر کا بالکل مختلف اور منفرد کردار ہوگا۔ گورنر ' کو وپل امرت لال شاہ پروڈیوس کررہے ہیں، جب کہ اسے چنمے منڈلیکر نے ڈائریکٹ کیا ہے۔ اس فلم کو اشون شاہ مشترکہ پروڈیوس کررہے ہیں۔ دوسری جانب وپل امرت لال شاہ بھی اپنی اگلی ہدایت کاری میں بننے والی فلم حساب ' کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ یہ ایک ہائی اوکٹین ہیسٹ تھرلر فلم ہوگی جس میں جے دیپ اہلاوت اور شیفالی شاہ مرکزی کردار میں ہیں۔ یہ فلم سنشائن پکچرز اور جیو اسٹوڈیو مشترکہ طور پر تیار کر رہی ہے۔ حساب ' 2025 کے دوسرے نصف میں ریلیز ہونے کی امید ہے۔

انڈین فضائیہ نے اتر پردیش کی زیر تعمیر

'گنگا ایکسپریس وے' پر لینڈنگ کی مشق کیوں کی؟

مرزا اے بی بیگ

انڈین فضائیہ (آئی اے ایف) نے شمالی ریاست اتر پردیش میں گذشتہ روز جمعے کو گنگا ایکسپریس وے پر فلائی پاسٹ اور جنگی طیاروں کی لینڈنگ کی مشق کی۔ انڈین ذرائع ابلاغ کے مطابق اس کا مقصد ایکسپریس وے کی جنگ کے دوران یا قومی بحران کے وقت ہنگامی ہوائی پٹی کے طور پر کام کرنے کی صلاحیت کا جائزہ لینا ہے۔ سوشل میڈیا پر اس حوالے سے جہاں بعض صارفین نے اتر پردیش کی حکومت کو سراہا وہیں انڈیا اور پاکستان کے درمیان حالیہ کشیدگی کے حوالے سے بھی باتیں کی گئیں۔ انڈین خبر رساں ادارے اے این آئی کے مطابق اتر پردیش میں شاہجہاں پور کے پاس گنگا ایکسپریس وے پر موجود ہوائی پٹی ریاست کی چوتھی موٹر وے ہے جہاں طیاروں کو بوقت ضرورت اتارا جاسکتا ہے۔ دی ٹائمز آف انڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق انڈین فضائیہ نے ملک بھر میں ایسی 28 شاہراہوں کی نشاندہی کی ہے جہاں ہوائی پٹی بنائی جاسکے تاکہ ہنگامی صورت حال میں ان کا استعمال ہوسکے۔ ان میں سے 12 مقامات پر بنی ہوائی پٹیوں کو انڈین فضائیہ نے قابل استعمال قرار دیا ہے اور ماضی میں ان میں سے بعض پر ہوائی مشقیں بھی کی گئی ہیں۔ لیکن دارالحکومت دہلی سے ملحق میرٹھ سے پریاگ راج یعنی الہ آباد کے درمیان 594 کلومیٹر لمبی زیر تعمیر گنگا ایکسپریس وے پر شاہجہاں پور ضلعے کے سب ڈویژن جلال آباد میں پیروگاؤں کے پاس ساڑھے تین کلومیٹر طویل پٹی کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ یہاں دن اور رات یعنی 24 گھنٹے جنگی طیاروں کے اترنے اور پرواز کرنے کی سہولت موجود ہے۔ اور ہنگامی صورت حال میں انڈیا کی تیاری کو پرکھنے کے لیے گذشتہ روز اس پر رفال سمیت انڈیا کے تمام تر جنگی طیاروں نے یا تو لینڈنگ کی یا پھر وہاں سے زمین چھوتے ہوئے گزرے۔ اس سے قبل گذشتہ سال جنوبی ریاست آندھر پردیش میں قومی شاہراہ (این ایچ-16) پر موجود ایمرجنسی لینڈنگ فیسلیٹی (ای ایل ایف) پر سوکھوئی-30 اور ہاک جنگی طیاروں نے کامیابی کے ساتھ فلائی پاسٹ کیا جبکہ دوسرے طیاروں نے کامیابی کے ساتھ لینڈنگ کی۔

گنگا ایکسپریس وے پر مشق

گذشتہ روز گنگا ایکسپریس وے پر ہنگامی صورت حال کی جو مشق ہوئی اسے دیکھنے کے لیے انڈین فضائیہ کے اہلکاروں کے علاوہ بہت سے مقامی لوگ بھی موجود تھے۔ مشق میں فرانس سے حاصل کردہ جدید جنگی طیارہ رفال کے علاوہ مگ-29، سوکھوئی-30 ایم کے آئی، جیگوار، میراج-2000، سی-130 جے سوپر ہرکیولس، اور اے این-32 ٹرانسپورٹ طیارے اور ایم آئی-17 وی 5 ہیلی کاپٹر شامل تھے۔ ان طیاروں نے دن اور رات کی کارروائیوں کو چیک کرنے کے لیے ٹیک آف اور لینڈنگ دونوں مشقیں کیں۔ خبر رساں اداروں کے مطابق اتر پردیش حکومت نے جمعرات کو اس بابت ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا کہ رفال، سوکھوئی-30 ایم کے آئی، مگ 29، میراج-2000، جیگوار، اے این-32، سی-130 جے، سوپر ہرکیولس اور ایم آئی-17 ہیلی کاپٹر جیسے جدید ترین طیاروں اور ہیلی کاپٹرز نے جنگی تیاریوں اور تباہی سے نمٹنے کی لائیو مشق کی۔ جائے وقوعہ پر موجود سینکڑوں تماشائیوں نے انجنوں کی گرج اور فضائی مشقوں کا مشاہدہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی لائیو کمنٹری بھی پیش کی جارہی تھی جو ہر طیارے کی تکنیکی صلاحیتوں اور ان کے سٹریٹجک کردار کے بارے معلومات فراہم کررہی تھیں۔

'شاہراہوں پر ہوائی پٹی کی سہولت کوئی نئی بات نہیں'

ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق انڈین فضائیہ کے ایک سینیئر افسر نے بتایا کہ پاکستانی فضائیہ نے 1965 اور 1971 کی جنگ میں ہمارے ایئربیس کو نشانہ بناتے ہوئے ہمارے چند طیاروں کو تباہ کردیا تھا۔ 'ایسی ہنگامی صورت حال میں یہ ای ایل ایف موبائل ایئر ٹریفک اور راڈار کنٹرول کے ساتھ بغیر کسی خلل کے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ یہ رات میں عارضی روشنی میں بھی استعمال ہوسکتے ہیں۔' اسی طرح 2021 میں راجستھان میں بارمیر کے پاس پاکستان کی سرحد کے قریب این ایچ 925 اے پر ایک تین کلومیٹر لمبی ہوائی پٹی کا افتتاح کیا گیا تھا۔ ہم نے اس حوالے سے انڈیا کے عسکری امور کے ماہر راہل بیدی سے فون پر بات کی تو انھوں نے کہا کہ موجودہ صورت حال میں جہاں انڈیا اور پاکستان میں کشیدگی اپنے عروج پر ہے، اس کی کوئی عسکری اہمیت نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس کی پی آر اہمیت تو ہوسکتی ہے لیکن اس کی کوئی عسکری اہمیت نہیں ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ انڈیا پچھلے کچھ سالوں میں کئی دوسرے مقامات پر ایسی مشقیں کرچکا ہے۔ دراصل اس قسم کی مشقیں اس لیے کی جاتی ہیں کہ ہنگامی صورت حال میں یہ دیکھا جاسکے کہ آپ کی شاہراہوں پر کیا کوئی ایسی مناسب جگہ ہے جہاں طیاروں کو اتارا جاسکے۔ ایک سوال کے جواب میں راہل بیدی نے کہا کہ اس کی اہمیت اس لیے بھی نہیں کہ آپ وہاں بہت زیادہ کچھ نہیں کرسکتے ہیں، بہت ہوا تو آپ ایندھن بھر سکتے ہیں لیکن اس بنجر اور سنسان علاقے تک دوسری سہولیات پہنچانا یا وہاں اس طرح کا انفراسٹرکچر تیار کرنا جس سے کہ ان طیاروں پر ہتھیار لوڈ کیا جاسکے بہت مشکل اور وقت طلب ہے اور اس میں زمانے لگ جائیں گے۔ بہر حال انھوں نے کہا کہ شاہراہوں پر ہوائی پٹی کی سہولت ہونا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس طرح کی سہولت پاکستان سمیت دنیا کے بہت سے ممالک کے پاس ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان، جرمنی، سویڈن، جنوبی کوریا، تائیوان، فن لینڈ، سوئٹزر لینڈ اور سنگاپور جیسے ممالک میں ایسی شاہراہیں موجود ہیں جہاں ہنگامی صورت حال میں طیاروں کی لینڈنگ کرائی جاسکتی ہے۔

ماضی میں پاکستانی فضائیہ کی موٹروے پر مشقیں

خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق سوشل میڈیا پر ایسے ویڈیوز شیئر کیے جارہے ہیں جس میں پاکستان میں بھی موٹرویز پر طیاروں کو اتارنے اور فلائی پاسٹ کرنے کے مناظر ہیں۔ لیکن یہ تازہ مشقیں نہیں ہیں۔ پاکستان میں ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے ہر سال ایسی مشق ہوتی ہے اور اسے روڈ رن وے آپریشنز کہا جاتا ہے۔ ان مشقوں کا بنیادی مقصد فضائیہ کے پاس موجود باقاعدہ رن ویز کے علاوہ مناسب ہموار قطعاتِ زمین پر کسی بھی ہنگامی صورتحال کے نتیجے میں طیاروں کو اتارنے، فضا میں واپس بلند کرنے، دوبارہ مسلح اور ایندھن بھرنے کی صلاحیت کو جانچنا ہوتا ہے۔ سنہ 2019 میں بی بی سی اردو کے نامہ نگار دانش حسین نے یہ جاننے کی کوشش کی تھی کہ ایسا کیوں کیا جاتا ہے۔ سابق ایئر مارشل مسعود اختر نے اس وقت بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہر قسم کے طیاروں بشمول جنگی جہازوں میں لوڈ کلاسیفیکیشن نمبرز ہوتے ہیں اور باقاعدہ رن ویز کے علاوہ جنگی طیارے کی لینڈنگ اور ٹیک آف کے لیے کسی سطح کے انتخاب سے قبل ان نمبرز کو ملحوظِ خاطر رکھا جاتا ہے۔ مکمل طور پر لوڈڈ (مسلح) ایک جنگی جہاز کا وزن تیس سے پچاس ہزار پاؤنڈ تک ہوسکتا ہے جبکہ ایئربس کا وزن کم و بیش ایک لاکھ پاؤنڈ تک ہوتا ہے۔ طیارے کے لوڈ کلاسیفیکیشن نمبر کے حساب سے لینڈنگ اور ٹیک آف کی سطح کو اتنا ہی مضبوط، لمبا اور چوڑا ہونا چاہیے۔ انھوں نے بتایا کہ عمومی طور پر طیارے کو لینڈنگ اور ٹیک آف کے لیے نو سے 10 ہزار فٹ (یا کم و بیش تین کلومیٹر) لمبی جبکہ 150 فٹ چوڑی سطح درکار ہوتی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ موجودہ رن ویز کے علاوہ پاکستان کی فضائیہ کے پاس موٹروے ہی ایسی جگہ ہے جہاں یہ کام ہوسکتا ہے اور پاکستانی فضائیہ تقریباً گذشتہ ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے موٹرویز کو اس قسم کی مشقوں کے لیے استعمال کررہی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ نہ صرف پاکستان بلکہ ہمسایہ ملک انڈیا اور دنیا کے دیگر ممالک میں بھی ایئر فورسز اس نوعیت کی مشقیں کرتی رہتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ انڈیا میں یہ کام کم اور کافی دیر میں شروع ہوا تاہم پاکستان میں یہ باقاعدگی سے اور کافی عرصے سے ہورہا ہے۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق انڈیا نے پہلی مرتبہ جنگی طیارہ دلی کو آگرہ سے ملانے والی جمنا ایکسپریس وے پر اتارنے کی مشق مئی 2015 میں کی تھی جب میراج 2000 جنگی جہاز نے کامیابی سے اس سڑک پر لینڈنگ اور ٹیک آف کیا تھا۔

پہلگام کے بعد متاثرین اور متھرا ورنداون کے پجاریوں نے دیا بھائی چارہ کا پیغام

جاوید جمال الدین

جموں وکشمیر کے پہلگام کے بیسرن وادی میں ہونے والے دہشت گردانہ حملے نے پورے ملک کو غم میں مبتلا کر دیا۔ اس حملے کے بعد جہاں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کروانے کی کوشش کی گئی اور ٹی وی نیوز چینل کی چیخ پکار اور شرپسندوں کے بیانات نے ماحول خراب کیا، لیکن ایک قابل ستائش بات کھل کر سامنے آئی ہے کہ اس حملے میں 26 افراد موت کا شکار ہوئے، جن میں ہندوستانی بحریہ کے آفسر لیفٹیننٹ ونئے نروال بھی شامل تھے۔ حملے کے وقت وہ اپنی نئی نویلی دلہن ہمانشی نروال کے ساتھ ہنی مون پر تھے۔ حملہ جان گنوا بیٹھے لیفٹیننٹ ونئے نروال کی اہلیہ ہمانشی نروال جو کہ ایک پی ایچ ڈی اسکالر ہیں، نے اپنے شوہر کی شہادت کے بعد ایک دل دہلا دینے والی اپیل کی ہے۔ انہوں نے اس طرح فرقہ پرستوں کے منہ پر طمانچہ رسید کیا ہے۔ وہ اس طرح کے انہوں نے لوگوں سے پرزور گزارش کی کہ وہ اس سانحے کو بنیاد بنا کر کسی بھی مذہبی یا نسلی گروہ، خاص طور پر مسلمانوں اور کشمیریوں، کو نشانہ نہ بنائیں۔ ہمانشی نروال نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا: "میں ملک کے عوام سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ ونئے کے لیے دعا کریں، انہوں نے جو بھی ملک کے لیے کیا، اسے یاد رکھا جائے۔ ہم امن چاہتے ہیں، اور یقیناً ہم انصاف بھی چاہتے ہیں۔ لیکن میں سب سے ہاتھ جوڑ کر کہتی ہوں کہ براہ کرم مسلمانوں یا کشمیریوں کو نشانہ نہ بنائیں۔" واضح رہے کہ حملے کے وقت، ایک مبینہ ویڈیو منظر عام پر آئی ہے جس میں ہمانشی نروال کو یہ کہتے ہوئے سنا جاسکتا ہے: میں بھیل پوری کھا رہی تھی، میرے شوہر میرے ساتھ تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے پوچھا کہ آیا وہ مسلمان ہیں؟ جب انہوں نے انکار کیا تو اس شخص نے انہیں گولی ماردی۔" لیفٹیننٹ ونئے نروال کے 27 ویں یوم پیدائش کے موقع پر، 27 اپریل کو ہریانہ کے کرنال میں ایک خون عطیہ مہم (بلڈ ڈونیشن کیمپ) کا انعقاد کیا گیا، جس کا اہتمام نیشنل انٹیگریٹڈ فورم آف آرٹسٹس اینڈ ایکٹیوسٹس نے کیا تھا۔ اس موقع پر ان کی اہلیہ اور والدہ کی آنکھیں اشک بار تھیں۔ اس کیمپ کے ذریعہ پیغام دیا گیا کہ ''دہشت گردوں نے پہلگام میں معصوموں کا خون بہایا، لیکن ہم اس خون عطیہ کیمپ کے ذریعے کئی جانیں بچا رہے ہیں۔ یہی ونئے کو سچا خراج عقیدت ہے۔" ونئے اور ہمانشی نروال کی شادی 16 اپریل 2025 کو ہوئی تھی۔ شادی کے فوراً بعد دونوں ہنی مون کے لیے پہلگام گئے۔ بدقسمتی سے 22 اپریل کو جب وہ بیسرن وادی میں سیر کر رہے تھے، دہشت گردوں نے حملہ کردیا، جس میں ونئے نروال کو نشانہ بنایا گیا اور وہ موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔ اس موقع پر بحریہ کے پہلے سربراہ ایڈمرل رام داس کٹاری کی بیٹی للیتا رام داس نے بھی ایک پیغام دیا ہے، انہوں نے ہمانشی نروال کو ایک جذباتی خط لکھا ہے۔ ہمانشی کے شوہر بحریہ کے آنجہانی افسر ونئے نروال کو پہلگام میں دہشت گردوں نے ہلاک کر دیا تھا۔ للیتا رام داس نے اپنے خط میں ہمانشی کے اس بیان کی تعریف کی جس میں انہوں نے کہا کہ مسلمانوں اور کشمیریوں کو نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔ اتر پردیش کے شہر متھرا اور ورنداون کے مندروں سے بھی اس طرح کا پیغام سامنے آیا ہے، یہاں مہانتو اور پجاریوں مسلمانوں کے بائیکاٹ کے مطالبہ کو مسترد کر دیا ہے، وادی کشمیر میں اسلام پسند دہشت گردانہ حملے کے ایک ہفتہ بعد، متھرا اور ورنداون کے کئی مشہور مندروں نے مسلمانوں کے بائیکاٹ کے بڑھتے ہوئے مطالبات کو مستند کر دیا ہے۔ پہلگام کے مظاہرین کی جانب سے مسلمانوں کو مندروں میں داخلے سے روکنے اور انہیں خطے میں کاروباری معاملات سے دور رکھنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ورنداون کے بنکی بہاری مندر میں گیا نیندر کشور گوسوامی، راج بھوگ سیوا ادھیکاری نے کہا کہ برجمنڈل میں بھکتی سب سے زیادہ ہے۔ یہ علم یا حتی کہ لاتعلقی (ویراگیہ) سے اوپر اٹھتی ہے۔ اگر کوئی ایمان رکھتا ہے اور درشن کے لیے آتا ہے، تو ہم اس کی مخالفت کیوں کریں؟" یاتریمید بھاگوت کے پہلے اسکندھ میں واضح طور پر کہا گیا ہے۔ ایک تاریخی مثال کا ذکر کرتے ہوئے، گوسوامی نے کہا،" بانکی بہاری ہمیں امتیازی سلوک نہیں سکھاتے۔ اکبر سوامی ہری داس سے ملنے آیا اور دیوتا کے لیے عطر (پرفیوم) پیش کیا، اور سوامی جی نے اسے قبول کرلیا۔" گوسوامی نے اس اہم کردار پر بھی روشنی ڈالی جو مسلمانوں نے تاریخی طور پر مندر کی روایات میں ادا کیا ہے۔ وہ نفری بجاتے ہیں اور ٹھاکر جی کے لیے بھجن گاتے ہیں۔ زیادہ تر پیچیدہ مکٹ (تاج) اور کڑھائی کا کام ان کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بانکے بہاری کا لباس ہندوستان بھر کے کاریگروں سے آتا ہے، جن میں سے بہت سے مختلف عقائد کے پیروکار ہیں۔ ہمیں ان کے مذہب کے بارے میں فکر نہیں ہے؟" جو بھی ٹھاکر جی کے لیے کام کرتا ہے اسے خالص دل سے کرنا چاہیے۔" جب خدا نے راسخان یا رحیم کو بھجن لکھنے سے نہیں روکا تو ہم کون ہوتے ہیں کہ کسی کو نماز پڑھنے سے روکیں؟" گوردھن کے ڈنگھٹی مندر کے پجاری لالہ پنڈت نے اس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان کرشن محبت کے دیوتا ہیں۔ ان کی سرزمین میں نفرت کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ متھرا ہی کے کالی مندر کے مہنت دنیش چترویدی نے بھی اس کی بازگشت سنائی: "کسی عقیدت مند کو مندر میں داخل ہونے سے کوئی کیسے روک سکتا ہے؟ مندر عوامی جگہیں ہیں۔ اچھے اور برے لوگ ہر مذہب میں ہوتے ہیں۔" اس طرح کے بائیکاٹ کے عملی ہونے پر تبصرہ کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "آپ کوئی چیز خریدنے سے پہلے ہر دکاندار کا مذہب نہیں پوچھ سکتے۔ اس کے علاوہ، بہت سے مسلمان ہیں جنہوں نے کشمیر میں سیاحوں کی مدد کی ہے۔ ہمیں سب کو ایک ہی برش سے نہیں رنگنا چاہیے۔" بلدیو میں داؤجی مندر کے پجاری گووند پانڈے نے بھی مسلمانوں سے خریداری میں کوئی مسئلہ نہیں دیکھا۔ مندر ہر اس شخص کا خیر مقدم کرتا ہے جو درشن کرنا چاہتا ہے۔ مقامی مسلمان بہت تعاون کرتے ہیں۔'' متھرا کے قلب میں واقع دوارکادھیش مندر کے راکیش چترویدی نے کہا، ''جو کوئی بھی درشن کے لیے آتا ہے وہ ہمارے لیے درشنارتھی ہوتا ہے۔ "مسلمانوں سے خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کچھ لوگ صرف معاشرے میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش کررہے ہیں۔" اگر کوئی دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والا درشن کے لیے آتا ہے، تو ہمیں خوشی محسوس کرنی چاہیے۔ پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے بعد ماحول کو بگاڑنے اور شرانگیزی کرنے والوں کے لیے یہ بیانات واضح پیغام دیتے ہیں کہ ملک میں آج بھی ہندوستانی آپسی بھائی چارہ اور ہم آہنگی کا خیال رکھتے ہیں، جوکہ فرقہ پرستوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔

درگاہ حضرت سید زین الدین شیرازی درگاہ جات الیکشن کروانے کا وقف بورڈ کا حکم

طویل عرصہ سے جاری تنازعہ والزامات پر سماعت کے بعد دونوں فریقین کی اسکیمات منسوخ

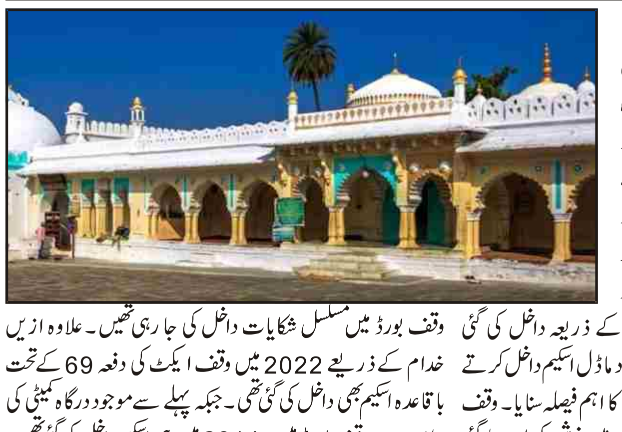

اورنگ آباد : 3/مئی: خلد آباد میں واقع معروف درگاہ حضرت سید زین الدین شیرازی، درگاہ حضرت سید حسین اور درگاہ حضرت سید عمر شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی دیکھ بھال، عرس تقاریب اور دیگر سارے انتظامات سے متعلق عائد کردہ شکایات وخرد برد کے الزامات اور درگاہ کمیٹی تنازعہ پر دونوں فریقین کے موقف پر سماعت کے بعد مہاراشٹر وقف بورڈ نے دونوں فریقین کے ذریعہ داخل کی گئی اسکیمات کو منسوخ کر کردی۔ ساتھ ہی از خود ماڈل اسکیم داخل کرتے ہوئے بیلٹ پیپر کے ذریعہ الیکشن کروانے کا اہم فیصلہ سنایا۔ وقف بورڈ کے اس فیصلہ سے درگاہوں کے خدام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ بورڈ کے اس فیصلہ کا انہوں نے خیرمقدم کرتے ہوئے توقع ظاہر کی ہے کہ بزرگان دین کی مذکورہ درگاہوں کے انتظامات میں اب شفافیت آئے گی اور حسن وخوبی کے ساتھ سارے امور کی تکمیل ہوگی۔ واضح رہے کہ مذکورہ درگاہوں کے انتظامات اور درگاہ کمیٹیوں سے متعلق گذشتہ طویل عرصہ سے تنازعہ جاری ہے۔ خدام کی بڑی تعداد نے موجودہ کمیٹی کو خودساختہ کمیٹی قرار دے کر کمیٹی ممبران پر خرد برد اور بے ضابطگیوں کے سنگین الزامات عائد کئے تھے۔ یہ تنازعہ ہنوز جاری ہے۔ خدام کی جانب سے اس ضمن میں مہاراشٹر وقف بورڈ میں مسلسل شکایات داخل کی جارہی تھیں۔ علاوہ ازیں خدام کے ذریعے 2022 میں وقف ایکٹ کی دفعہ 69 کے تحت باقاعدہ اسکیم بھی داخل کی گئی تھی۔ جبکہ پہلے سے موجود درگاہ کمیٹی کی جانب سے وقف بورڈ میں 2014 میں ہی اسکیم داخل کی گئی تھی۔ اس تنازعہ اور عائد کردہ شکایات والزامات کے پیش نظر وقف بورڈ نے دونوں فریقین کو نوٹسیں جاری کر کے سماعت کے لئے طلب کیا۔ دوران سماعت وقف بورڈ نے فریقین کے وکلاء کے توسط سے پیش کئے گئے موقف کو بغور سنا۔ سماعت مکمل ہونے کے بعد بورڈ نے فریقین کی داخل کردہ اسکیمات کو منسوخ کر کے از خود ماڈل اسکیم داخل کرلی۔ ساتھ ہی 3 اپریل 2025 کو بیلٹ پیپر کے ذریعہ الیکشن کروانے کا حکم دیا۔ فریقین کو بورڈ کی جانب سے 7 اپریل کو اس فیصلہ سے متعلق تحریری حکم دیا گیا تھا۔

گرمی سے گھبرائیں نہیں، لیکن محتاط رہیں محفوظ رہیں!۔ ڈاکٹر ہنسراج ویدیا

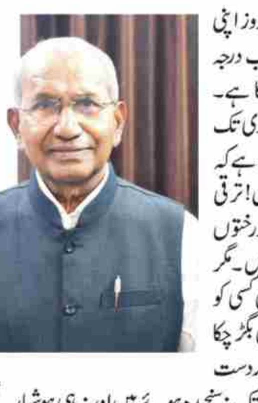

ناندیڑ: (نمائندہ خصوصی): سورج روز بروز اپنی شدت کے ساتھ آگ برسا رہا ہے! اب درجہ حرارت 45 ڈگری سے بھی تجاوز کر چکا ہے۔ آنے والے دنوں میں اس کے 50 ڈگری تک پہنچنے کے آثار نمایاں ہیں۔ یہ کھلی حقیقت ہے کہ اس کے لیے ہم خود مکمل طور پر ذمہ دار ہیں! ترقی اور خوشحالی کے نام پر ہم نے اندھا دھند درختوں کی کٹائی کی ہے اور آج بھی کر رہے ہیں۔ مگر درخت لگانے اور ان کی دیکھ بھال کی کسی کو پرواہ نہیں! اسی وجہ سے قدرت کا توازن بگڑ چکا ہے۔ ہم بارش اور درجہ حرارت میں زبردست تبدیلی دیکھ رہے ہیں۔ افسوس کہ ہم اب تک نہ سنجیدہ ہوئے ہیں اور نہ ہی ہوشیار۔ اگر ہم نے ابھی بھی ہوش کے ناخن نہ لیے تو مستقبل کتنا بھیانک ہوگا، اس کا اندازہ بھی ہم نہیں لگا سکتے! لہٰذا، اب تو ہمیں سنجیدہ اور ہوشیار ہونا ہی پڑے گا۔ درختوں کی کٹائی بند کریں اور گھر کے ہر فرد کے یوم پیدائش پر صرف **ایک "کڑولیمب" (نیم جیسا درخت) کا پودا لگا کر سالگرہ منائیں، اور اس کی حفاظت اور پرورش کی ذمہ داری لیں۔ یہ درخت کئی سال تک زندہ رہنے والا، مضبوط لکڑی والا، سایہ دار، کثیر الاستعمال، اور کثرت سے آکسیجن فراہم کرنے والا بھارتی دیسی دوادار درخت ہے، جو کم بارش میں بھی زندہ رہتا ہے اور ہر قسم کی زمین میں اگ آتا ہے۔

آیئے اب قدرت کے ساتھ مزید چھیڑ چھاڑ بند کریں! اگر ہم نے یہ عزم کرلیا تو فطرت کا توازن یقینی طور پر بحال ہوسکتا ہے۔

شدید گرمی اور بڑھتے درجہ حرارت کی وجہ سے گرمی لگنا، دھوپ کی تپش سے متاثر ہونا، اور ہیٹ اسٹروک** عام شکایات بن چکی ہیں۔ خاص طور پر درج ذیل افراد کو زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے:۔1 بزرگ افراد (60 سال سے زائد) .2 حاملہ خواتین .3 چھوٹے بچے .4 کھلے دھوپ میں کام کرنے والے افراد .5 بھٹی یا آگ سے متعلقہ فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدور .6 لوہار، ویلڈر، مہر لگانے والے کاریگر .7 اینٹ بھٹی پر کام کرنے والے مزدور .8 کھیتوں میں کام کرنے والے کسان، مزدور، اور مشقتی افراد .9 دھوپ میں ڈیوٹی پر موجود ٹریفک پولیس و دیگر عملہ .10 کمزور مدافعتی نظام رکھنے والے افراد اور دائمی بیماریوں میں مبتلا مریض. ایسے تمام افراد کو خصوصی احتیاط برتنے کی سخت ضرورت ہے!

اس سال 11ویں جماعت کے داخلے

مرکزی آن لائن طریقہ کار سے ہوں گے

ناندیڑ:3/مئی (ورق تازہ نیوز) تعلیمی سال 2025-26 سے 11ویں جماعت کے داخلے شہری اور دیہی دونوں علاقوں کے لیے مرکزی آن لائن طریقہ کار سے کیے جائیں گے۔ اس لیے والدین، طلباء، اسکول اور کالج کے منتظمین کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ حکومت کی آن لائن داخلہ ویب سائٹ پر شائع ہونے والے شیڈول اور رہنما ہدایات کا باقاعدگی سے مشاہدہ کریں۔ اگر کسی کو کوئی دشواری پیش آئے تو تحصیل سطح پر گروپ ایجوکیشن آفیسر کے دفتر، متعلقہ سیکنڈری اسکول اور ہائر سیکنڈری اسکول، نیز ضلع سطح پر سیکنڈری ایجوکیشن آفیسر کے دفتر میں جلد ہی مدد مراکز قائم کیے جائیں گے، جس کی تفصیلی اطلاع علیحدہ سے دی جائے گی۔ ناندیڑ کے پرائمری ایجوکیشن آفیسر نے تمام والدین، طلباء، پرنسپل، ہیڈ ماسٹر اور جونیئر کالج کے انتظامیہ سے اس بات کو نوٹ کرنے کی اپیل کی ہے۔ گزشتہ چند برسوں سے ریاست کے ممبئی، پونے، ناگپور، ناسک، اورنگ آباد اور امراؤتی میونسپل کارپوریشن حدود میں 11ویں جماعت کے داخلے مرکزی آن لائن نظام کے تحت ہو رہے ہیں۔ اسی تناظر میں ریاستی محکمہ تعلیم نے 25 فروری 2025 کو ایک سرکاری حکم نامہ جاری کرتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ ریاست کے تمام شہری اور دیہی علاقوں کے ہائر سیکنڈری اسکولوں اور جونیئر کالجوں میں 2025-26 سے داخلے صرف مرکزی آن لائن نظام سے ہوں گے۔ اس کے مطابق ریاستی سطح سے ضلع سطح تک اس پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے، اور ضلع کے ہائر سیکنڈری اسکولوں سے مطلوبہ معلومات جمع کرنے کا کام آخری مرحلے میں ہے۔ ہائر سیکنڈری اسکولوں کی جانب سے کی جانے والی کارروائی: تمام ہائر سیکنڈری اسکولوں کو سب سے پہلے حکومت کی مقررہ ویب سائٹ پر اپنے ادارے کی آن لائن رجسٹریشن کرنی ہوگی، اس کے بعد ہی داخلہ عمل شروع ہو سکے گا۔ اس رجسٹریشن سے قبل اسکول سطح پر کچھ دستاویزات کی تیاری ضروری ہے، جن میں انٹرنیٹ کی سہولت سب سے اہم ہے۔ اسکولوں کو ایسی مکمل تیاری کرنی ہوگی کہ طلباء کو داخلے کے دوران کسی پریشانی کا سامنا نہ ہو۔ ہر اسکول کو معلوماتی کتابچہ فراہم کرنا چاہیے تاکہ طلباء کو رہنمائی ملے۔ سیکنڈری اسکولوں کی بھی اس میں اہم ذمہ داری ہوگی کہ وہ طلباء کو فارم بھرنے کی سہولت فراہم کریں۔ ہائر سیکنڈری اسکولوں کو حکومت سے منظوری، مضمون کی منظوری، اضافی جماعت کی منظوری، اقلیتی سرٹیفکیٹ، بینک تفصیلات وغیرہ کی پیشگی تیاری کرنی ہوگی۔ اسکول فیس سے متعلقہ دستاویزات کی بھی منظوری ضروری ہے۔ پرنسپل کو ویب پورٹل پر معلومات بھرتے وقت احتیاط برتنی چاہیے اور کسی بھی غلط یا اندازے پر مبنی معلومات فراہم نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ بعد میں اس کے نتائج کے ذمہ دار خود پرنسپل اور انتظامیہ ہوں گے۔ کسی بھی صورت میں آف لائن داخلے 12ویں جماعت کے امتحان کے لیے قابل قبول نہیں ہوں گے، اس لیے داخلے صرف آن لائن طریقے سے ہی دیے جائیں۔ طلباء کی جانب سے کی جانے والی کارروائی: طلباء کو 10ویں جماعت کے نتیجے سے پہلے اور بعد میں دو مرتبہ مختلف رجسٹریشن کرنا ہوگا۔ ہر طالب علم کو صرف ایک آن لائن فارم بھرنا ہوگا، اس سے قبل انہیں کچھ اہم دستاویزات جیسے 10ویں کا مارکس شیٹ، ٹی سی، ذات سرٹیفکیٹ، نان کریمی لیئر سرٹیفکیٹ (اگر ریزرویشن کا فائدہ لینا ہو)، پاسپورٹ سائز فوٹو، آدھار کارڈ وغیرہ تیار رکھنے ہوں گے۔ طلباء اپنے موبائل سے یا اپنی 10ویں جماعت کی اسکول کی مدد سے فارم بھر سکتے ہیں۔ آن لائن فارم دو حصوں میں بھرنا ہوگا — پہلا حصہ 10ویں کے نتیجے سے پہلے، دوسرا حصہ نتیجہ آنے کے بعد۔ حکومت کی ویب سائٹ پر اس کا شیڈول جاری کیا جائے گا، جسے طلباء کو باقاعدگی سے دیکھنا ہوگا۔ کل چار مرحلے ہوں گے، جن میں پہلا "زیرو راؤنڈ" صرف پہلا حصہ بھرنے اور تیاری کے لیے ہوگا۔ اس کے بعد طلباء اپنی ترجیحات کے مطابق دوسرا حصہ بھی بھر سکتے ہیں اور کوٹہ کے تحت بھی اپلائی کر سکتے ہیں۔ ریزرو کوٹہ یا دوہری نصاب کے لیے بھی آن لائن رجسٹریشن لازمی ہوگا۔ کوٹہ کے لیے نااہل یا دلچسپی نہ رکھنے والے طلباء مرکزی آن لائن داخلہ (CAP) کے عام راؤنڈز میں حصہ لے سکتے ہیں۔ داخلے مخصوص ریزرویشن کے مطابق ہوں گے — جیسے ST, SC, D,-NT C,-NT B,-NT A,-VJ SEBC EWS, OBC, اور اوپن کیٹیگری وغیرہ۔ اسکول فیس حکومت کے اصولوں کے مطابق ہوگی، جبکہ غیر امدادی یا خود مالی مدد والے کالجوں کی فیس "مہاراشٹرا تعلیمی ادارے فیس قانون 2011" کے تحت طے کی جائے گی، اس لیے ان کی فیس مختلف ہوسکتی ہے۔

نیٹ داخلہ امتحان کے دوران ممنوعہ اشیاء کے استعمال پر انتظامیہ کی کڑی نگرانی

الیکٹرانک و بلوٹوتھ کے استعمال پر پابندی کیلئے امیدواروں کا میڈیکل معائنہ ہوگا

ناندیڑ، 3 مئی: نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی، نئی دہلی کے زیر اہتمام نیٹ (UG-NEET) داخلہ امتحان ضلع ناندیڑ میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس امتحان کے لیے ضلع میں مجموعی طور پر 56 مراکز مقرر کیے گئے ہیں جن میں 46 مراکز ناندیڑ شہر، 4 مراکز مودکھیڑ تعلقہ، 4 مراکز نائگاؤں تعلقہ، اور 2 مراکز بلالی تعلقہ میں قائم کیے گئے ہیں۔ نیٹ (UG) داخلہ امتحان اتوار، 4 مئی 2025 کو منعقد ہوگا۔ ضلع کلکٹر راہول کارڈیلے نے امیدواروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اتوار کو صبح 11 بجے تک اپنے متعلقہ امتحانی مراکز پر پہنچ جائیں۔ امتحان کے دوران کسی بھی غیر قانونی طریقہ کار کے استعمال کو روکنے کے لیے سخت اقدامات کیے گئے ہیں، جن میں الیکٹرانک آلات اور بلوٹوتھ کے استعمال پر مکمل پابندی شامل ہے۔ اس کے پیش نظر امتحان کے دوران امیدواروں کا کان، ناک اور گلا کے ماہر ڈاکٹروں کے ذریعے طبی معائنہ کیا جائے گا۔ امیدواروں کو کسی بھی حالت میں مندرجہ ذیل اشیاء امتحان مرکز کے اندر لے جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اگر امیدوار ایسی کوئی چیز لاتا ہے تو اس کی حفاظت کی ذمہ داری امتحانی مرکز پر نہیں ہوگی۔ امتحان کے مرکز پر درج ذیل اشیاء مکمل طور پر ممنوع ہیں: طباعتی یا تحریری مواد، کاغذ کے ٹکڑے، جیومیٹری یا پینسل باکس، پلاسٹک پاؤچ، کیلکولیٹر، اسکیل، رائٹنگ پیڈ، پین ڈرائیو، ایریزر، لاگ ٹیبل، الیکٹرانک پین، اسکینر وغیرہ۔ نیٹ (UG) امتحان کے دوران ڈریس کوڈ کی مکمل پابندی لازمی ہے۔ بھاری لباس، لمبی آستین والی قمیص پر پابندی ہے، جبکہ ثقافتی یا روایتی لباس پہننے والے امیدواروں کو صبح 11:30 بجے سے پہلے "فرسکنگ" یعنی جسمانی تلاشی کروانی ہوگی۔ موبائل فون، بلوٹوتھ، ایئرفون، مائیکروفون، پیجر، ہیلتھ بینڈ جیسی کسی بھی قسم کی مواصلاتی ڈیوائسز مرکز میں لانے پر مکمل پابندی ہے۔ دیگر ممنوعہ اشیاء میں والٹ، چشمہ، ہینڈ بیگ، بیلٹ، کیپ، گھڑی، کلائی کی گھڑی، بریسلٹ، کیمرہ، کسی بھی قسم کے زیورات، کھانے پینے کی کھلی یا پیک اشیاء شامل ہیں۔ اگر کسی امیدوار کے پاس ممنوعہ اشیاء پائی گئیں، تو اسے غیر قانونی طریقے کا استعمال سمجھا جائے گا اور اس پر متعلقہ قوانین کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ ضلع کلکٹر راہول کارڈیلے نے تمام امیدواروں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔

ناندیڑ ضلع کے 56 مراکز پر 20 ہزار طلباء 2025NEET کا امتحان دیں گے

ناندیڑ، 3 مئی: نیشنل ایلیجیبلیٹی کم انٹرنس ٹیسٹ (NEET) 2025 کا انعقاد 4 مئی 2025 کو ناندیڑ ضلع میں کیا جائے گا۔ اس کے لیے ضلع بھر میں کل 56 امتحانی مراکز مقرر کیے گئے ہیں۔ ہر مرکز پر ایک مرکز انچارج اور ایک نگران افسر تعینات کیا گیا ہے، جبکہ ہر امتحانی کمرے میں دو نگران موجود ہوں گے۔ ایک کمرے میں زیادہ سے زیادہ 24 طلباء کو بیٹھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ناندیڑ شہر کے آس پاس 40 کلومیٹر کے دائرے میں آنے والے اسکولوں کو امتحانی مراکز کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ سوالیہ پرچوں کو کسٹڈی سے لے کر مقررہ وقت پر امتحانی مرکز پر سیل کھولنے تک کے تمام مراحل پر NTA کی جانب سے GPS نگرانی رہے گی۔ تمام مراکز پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے گئے ہیں تاکہ شفافیت کو یقینی بنایا جا سکے۔ طلباء کو صبح 11 بجے تک امتحانی مرکز پر رپورٹ کرنا ہوگا، جبکہ امتحان دوپہر 2 بجے سے شام 5 بجے تک ہوگا۔ طلباء کو اپنے ہال ٹکٹ پر دی گئی ہدایات کے مطابق اپنی تازہ تصاویر ساتھ لانی ہوں گی۔ امتحانی مرکز میں کسی بھی قسم کا ذاتی سامان، حتیٰ کہ قلم یا پنسل بھی لانا ممنوع ہے — یہ تمام چیزیں مرکز پر ہی فراہم کی جائیں گی۔ ناندیڑ ضلع NEET میں شرکت کرنے والے طلباء کی تعداد کے لحاظ سے ملک کے سرفہرست اضلاع میں شامل ہے، جہاں تقریباً 20 ہزار طلباء امتحان میں شریک ہوں گے۔ ضلعی انتظامیہ کی جانب سے تمام امتحانی مراکز کے آس پاس دفعہ 144 (جماع بندی) نافذ کر دی گئی ہے۔ اس اہم امتحان کی نگرانی کے لیے NTA کی طرف سے ایک ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر اور چار سٹی کوآرڈینیٹر مقرر کیے گئے ہیں۔

جواہر العلوم اُردو پرائمری کے طلباء میں نتائج کی تقسیم

کنوٹ۔(اکرم چوہان): کنوٹ کے جواہر العلوم اُردو پرائمری اسکول میں یوم مہاراشٹرا کے موقع پر 1 مئی کو اسکول کے طلباء میں نتائج (رزلٹ) تقسیم کیے گئے، ماہ اپریل میں لیے گئے سالانہ امتحان جن میں 1 سے 4 کے جماعت کے طلباء نے امتحان دیے تھے انکو نتائج تقسیم کیے گئے، اس موقع پر اسکول کے ہیڈ ماسٹر سمیع صدیق سر، میرزا حمید سر، جمیل سر، ضمیر سر، ببلو سر، نصیر سر، زکیہ ٹیچر، شرین ٹیچر، عائشہ ٹیچر، وغیرہ ٹیچر حاضر تھے۔

وزیراعظم مودی نے البانی کو آسٹریلیا کے وزیراعظم کے طور پر تاریخی دوبارہ انتخاب پر مبارکباد دی

نئی دہلی۔ 3 مئی۔ ایم این این۔ ہندوستان۔ وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز آسٹریلیا کے وزیراعظم کے طور پر لگاتار دوسری میعاد حاصل کرنے پر انتھونی البانی کو مبارکباد پیش کی۔ یہ ایک سیاسی کارنامہ ہے جو دو دہائیوں میں حاصل نہیں کیا گیا ہے۔ البانی کا دوبارہ انتخاب رائے دہندگان کی جانب سے ایک مضبوط مینڈیٹ کا اشارہ دیتا ہے، جس کے ابتدائی نتائج آسٹریلوی پارلیمنٹ میں ان کی لیبر حکومت کے لیے زیادہ اکثریت کی تجویز کرتے ہیں۔ وزیراعظم مودی نے ایکس پر لکھا کہ آپ کی شاندار جیت اور آسٹریلیا کے وزیراعظم کے طور پر دوبارہ انتخاب پر آپ کو مبارکباد! یہ زور دار مینڈیٹ آپ کی قیادت میں آسٹریلوی عوام کے مستقل اعتماد کی نشاندہی کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا، ''میں ہندوستان-آسٹریلیا جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو مزید گہرا کرنے اور ہند۔ بحرالکاہل میں امن، استحکام اور خوشحالی کے لیے اپنے مشترکہ وژن کو آگے بڑھانے کے لیے مل کر کام کرنے کا منتظر ہوں۔'' دریں اثنا، البانی نے سڈنی میں حامیوں سے خطاب کرتے ہوئے، اپنی جیت کی تقریر میں ایک منحرف اور آزاد لہجے میں حملہ کیا۔

'ای ڈی کے 98 فیصد معاملے اپوزیشن لیڈران کے خلاف' ای ڈی ڈائریکٹر کے بیان پر ساکیت گوکھلے کا تلخ تبصرہ

کولکتہ:3/مئی (ایجنسیز) ترنمول کانگریس لیڈر ساکیت گوکھلے نے ای ڈی ڈائریکٹر راہل نوین کے ذریعہ یکم مئی کو دیے گئے ایک بیان پر اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے الزام عائد کیا ہے کہ ای ڈی کے 98 فیصد معاملے اپوزیشن لیڈران کے خلاف درج ہوئے ہیں۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ باقی بچے ہوئے 2 فیصد وہ لوگ ہیں جو بی جے پی میں شامل ہو گئے۔ دراصل راہل نوین نے گزشتہ دنوں اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ 2014 سے قبل پی ایم ایل اے (انسداد منی لانڈرنگ ایکٹ) کافی حد تک بے اثر تھا، لیکن 2014 کے بعد ای ڈی کے ذریعہ درج معاملوں میں قابل ذکر تیزی آئی ہے۔ اسی تعلق سے ساکیت گوکھلے نے آج سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کی ہے، جس میں انھوں نے دعویٰ کیا ہے کہ 2014 کے بعد ای ڈی کے ذریعہ درج معاملوں میں تیزی مودی حکومت کے اشارے پر آئی ہے۔ ترنمول کانگریس کے سینئر لیڈر اور راجیہ سبھا رکن ساکیت گوکھلے کا کہنا ہے کہ ''کل مرکزی ایجنسی ای ڈی کے سربراہ نے اعتراف کیا کہ 2014 میں مودی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد درج معاملوں میں تیزی آئی ہے۔ گزشتہ 11 سالوں میں ای ڈی کے ذریعہ مجموعی طور پر 5297 معاملے درج کیے گئے۔ کتنے معاملوں میں سماعت کے لیے عدالت میں لے جایا گیا؟ صرف 47۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''ای ڈی کے معاملوں میں قصور ثابت ہونے کی شرح محض 0.7 فیصد ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ درج کردہ 1000 معاملوں میں سے صرف 7 معاملے میں ہی ملزم قصوروار پائے گئے۔ ہر 1000 معاملوں میں سے 993 معاملے ای ڈی کے ذریعہ صرف اس لیے درج کیے جاتے ہیں تاکہ کسی شخص کو جیل میں رکھا جا سکے، کیونکہ سخت پی ایم ایل اے قانون کے تحت ضمانت ملنا تقریباً ناممکن ہے۔'' گوکھلے نے مرکزی حکومت پر جانچ کے عمل کو سزا کے طور پر استعمال کرنے کا الزام لگایا۔ انھوں نے کہا کہ ''اس کا مقصد کارروائی کے عمل کو سزا میں بدلنا ہے، تاکہ بے قصور ملزمین کو بلیک میل کیا جا سکے اور انھیں توڑ کر بی جے پی کے ساتھ جانے کے لیے مجبور کیا جاسکے۔''

بھارت نے پاکستان سے تمام زمروں کے اندرون ملک میل، پارسلز کا تبادلہ معطل کیا

نئی دہلی۔3 مئی۔ ایم این این۔ ہندوستان نے ہفتہ کے روز پاکستان سے ہوائی اور سطحی راستوں کے ذریعے تمام ان باو؟ نڈ میل اور پارسلز کے تمام زمروں کے تبادلے کو معطل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بات شمال مشرقی خطہ کے مواصلات اور ترقی کے مرکزی وزیر، جیوترادیتا سندھیا نے ایک بیان میں کہی۔ مواصلات کی وزارت، محکمہ ڈاک کے بیان کو انڈیا پوسٹ نے بھی ٹویٹ کیا ہے۔ یہ معطلی پاکستانی درآمدات پر دن کے اوائل میں مرکز کی طرف سے ایک اور پابندی کے بعد ہے۔ ہندوستان نے دو طرفہ تجارتی بہاو کو مو؟ ثر طریقے سے روکتے ہوئے پاکستان سے آنے والی یا برآمد کی جانے والی تمام اشیا کی براہ راست یا بالواسطہ درآمد اور ٹرانزٹ پر فوری پابندی عائد کر دی ہے، چاہے ان کی درآمدی حیثیت کچھ بھی ہو۔ گلوبل ٹریڈ ریسرچ انیشیٹو (جی ٹی آر آئی) کے بانی اجے سریواستو نے ایک نوٹ میں کہا، مرکز کی طرف سے اعلان کردہ تازہ پابندی کے بعد، پاکستان سے ہندوستانی درآمدات دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان تقریباً نصف ملین امریکی ڈالر کی موجودہ سطح سے صفر پر آ جائیں گی۔ یہ اقدام پہلگام میں بزدلانہ حملے کے بعد ہندوستان اور پاکستان کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان سامنے آیا ہے جس میں 26 سیاحوں کی جانیں گئیں۔

ناندیڑ پولیس ضلع میں روزگار میلہ کا انعقاد، نوجوانوں کو ملازمت کے مواقع فراہم

ناندیڑ، 3 مئی 2025: ناندیڑ پولیس ضلع کی جانب سے آج ایک روزگار میلہ (Fair Job) کا انعقاد کیا گیا، جس میں سینکڑوں نوجوانوں نے شرکت کی۔ اس میلے کا مقصد مقامی نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنا اور انہیں مختلف سرکاری و نجی اداروں سے جوڑنا تھا۔ میلہ ناندیڑ پولیس گراؤنڈ میں منعقد ہوا، جہاں 30 سے زائد کمپنیوں اور اداروں نے اپنے اسٹال لگائے۔ ان اداروں میں سیکیورٹی، آئی ٹی، مارکیٹنگ، مینوفیکچرنگ اور ہیلتھ کیئر شعبے کی معروف کمپنیاں شامل تھیں۔ تقریب کا افتتاح پولیس سپرنٹنڈنٹ شری راجیش کلکرنی نے کیا۔ انہوں نے اس موقع پر کہا، "پولیس محکمہ صرف امن وامان ہی نہیں بلکہ سماجی فلاح و بہبود کے کاموں میں بھی پیش پیش ہے۔ نوجوانوں کو روزگار فراہم کر کے ہم ایک محفوظ اور خوشحال سماج کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں۔" میلے میں شریک نوجوانوں نے اس اقدام کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ ایسے پروگرام مستقبل میں بھی جاری رہیں گے۔ کئی امیدواروں کا ابتدائی انٹرویو موقع پر ہی لیا گیا اور کچھ کو ملازمت کی پیشکش بھی کی گئی۔ ناندیڑ پولیس کا یہ اقدام مقامی نوجوانوں کو خود مختار بنانے کی سمت میں ایک مثبت قدم سمجھا جا رہا ہے۔

जा.क्रं /नांवाशमनपाक्षे.का.क्र.०५./३११/२०२५
नांदेड वाघाळा शहरमहानगरपालिका ,नांदेड
दिनांक २१-०३-२०२५

जाहिर प्रगटन

संचिका क्र.305/40/क्षे.का.क्र.05/2024-25.

प्रकरण : नांव परिवर्तन करणे बाबत.

या जाहिर प्रगटनाच्या आधारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते की, श्री/श्रीमती 1.शाहरुख पि.खमरसाब सय्यद 2.युनूस पि.मैनोद्दीन शेख रा.खुसरोनगर नांदेड यांची या कार्यालयात अर्ज सादर केला आहे की, सि.स.नं./शेत सर्व्हे नं. 134/1/अ पैकी प्लॉट नं. 40. ज्याचा महानगरपालिका मालमत्ता नं.9-7-507 (पिन नं.4030907805) श्री/श्रीमती शेख जलील पि.शेख उस्मान च्यानावे असलेली मालमत्ता यांच्याकडून अर्जदाराने वारसा आधारे/खरेदी खत क्र. 3421 दि.29/04/2021 च्या आधारे विकत घेतली आहे/वारसा हक्क प्राप्त झालेली आहे. तरी त्यांचे नावे कर आकारणी नोंदवहीत घेण्यात येत आहे.

तरी, या संबंधीत कोणास काही आक्षेप असल्यास त्यांनी हे पत्र प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासून (15) दिवसाच्या आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासहीत दाखल करावा. नसता वरील अवधी संपल्यानंतर अर्जदाराच्या नावाने वरील प्रमाणे मालमत्ता नोंद घेण्यास येईल.

सहाय्यक आयुक्त,
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका, नांदेड

जा.क्रं /नांवाशमनपाक्षे.का.क्र.०१./६२८८/२०२५
नांदेड वाघाळा शहरमहानगरपालिका ,नांदेड
दिनांक १२-०३-२०२५

जाहिर प्रगटन

संचिका क्रमांक. / ६३१/ क्षे.क्रा.क्र.०६ (सिडको)/२०२४-२०२५

प्रकरण :- नांव परिवर्तन करणे बाबत.

जाहिर प्रगटनाद्वारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते की श्री. मारती अशोकराव जाधव रा. सिडको ता.जि.नांदेड यांनी मौजे हाडको अर्ज सादर केला आहे की, मनपा सिडको घर क्रमांक एन -डी - ९/ऐ/४इ/०१/११ टाईप./ सेक्टर शेत सर्व्हे नंबर. पैकी गट नंबर. पैकी येथील एकुण क्षेत्रफळ ५५.५० चौ.मी./ . चौ.मी चौ.फुट.ज्यांची महानगरपालिका मालमत्ता क्रमांक.११-५-३१० पिन -४०५११०२७०१ नंबर आहे श्री / सिडाको/अशोक श्यामराव जाधव व रा अधारे नांदेड व यांचे नांवे नोंद असलेली मालमत्ता अर्जदाराने खरेदीखत /विक्रीखत / बक्षीसपत्र सोसायटी कन्व्हेन्स डीड / ओनरशिप पध्दतीचे कोर्ट आदेश नं .८६३ /२०२० दि.१४/१४/२०२० अधारे व मृत्यू प्रमाण पत्र दि.२९-०९-२०२० शपत पत्र दि.१४-०२-२०२५ वारसा बाबत संमतीपत्र सिडको ट्रान्सफर ऑर्डर दस्त क्र. CIDCO/ADM/AMO/NND/२०२३/७५२/दि.२० .०६.2023 आधारे प्राप्त झालेल्या आहे त्यांचे नावाची नोंद नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिकेच्या मालमत्ता कर आकारणी नोंदवहीत घेण्यात येत आहे. तरी या संबधात कोणी काही आक्षेप असल्यास त्यांना हे जाहिर प्रगटन प्रसिध्द झालेल्या तारखेच्या १५ दिवसांच्या आत कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासह दाखल करावा. अन्यथा वरील अवधी संपल्यानंतर सदरील मालमत्तेवर अर्जदाराचे नावाने मालमत्ता कर आकारणी नोंदवहीत सदरील नावाची नोंद घेण्यात येईल.

चर्तु:सिमा

पुर्वेस - एन-डी -९/एइ/०१/०६ आहे
पश्चिमेस - सिडाको मुख्य रस्ता आहे
दक्षिणेस - एन-डी -९/एइ/०१/०१२ आहे
उत्तरेस — एन-डी -९/एइ/०१/११ आहे

क्षेत्रीय अधिकारी
क्षेत्रीय कार्यालय क्र. ०६ सिडको,
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका,

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ۔431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔